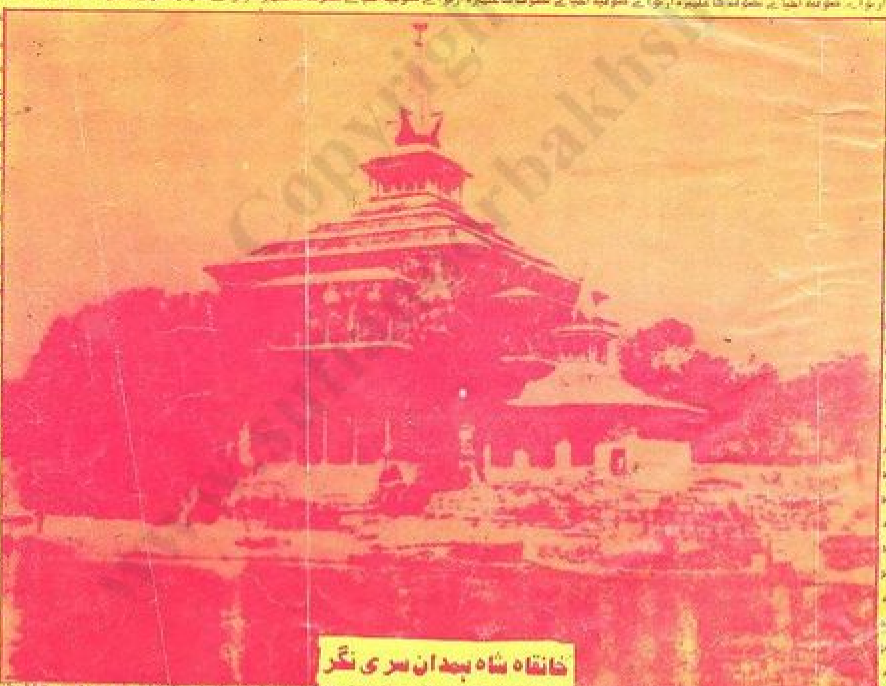
احیائے تصوف کا علمبردار

ماہنامہ نوائے صوفیہ

اسلام آباد

شمارہ نمبر ۳۰   36   قیمت بارہ روپے   جنوری ۱۹۹۸ء



خانقاہ شاہ ہمدان سری نگر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

احیائے تصوف کا علمبردار اور اتحاد بین المسلمین کا نقیب

ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل

بانی ڈاکٹر غازی محمد نعیم

شمارہ نمبر ۳۶ — قیمت بارہ روپے — جنوری ۱۹۹۸ء

مدیر و ناشر

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

کمپوزر

رنگو کمپوزر، سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی

خط و کتابت اور مضامین بھیجنے کا پتہ

مکان نمبر D-1021

سیٹلائٹ ٹاؤن،

سیدپور روڈ،

راولپنڈی پاکستان

منی آرڈر، ڈرافٹ اور رجسٹری بھیجنے کا پتہ:

فلیٹ نمبر 7، بلاک نمبر 4

کینگری IV، آئی ایٹ ون

اسلام آباد پاکستان

فہرست مضامین

مضامین خطوط اور خبروں کے مندرجات کی ذمہ داری مضمون نگار اور نامہ نگار حضرات پر عائد ہوتی ہے۔

ایڈیٹر اینڈ پبلشر محمد بشیر نے پرنٹ شاپ 99 - 6 ویسٹ بلیو ایریا اسلام آباد

سے چھپوا کر A-358، سیکٹر G-6/1-1، اسلام آباد سے شائع کیا۔

اتحاد بین المسلمین

ڈاکٹر غازی محمد نعیم

قرآن مجید ارشاد باری تعالیٰ ہے واعتصموا بحبل اللہ جمیعاو لاتفرقوا اور اللہ کی رسی کو مضبوطی سے تھامے رکھو اور تفرقے میں نہ پڑھو۔ اس آیت کریمہ میں اہل ایمان کے درمیان اتحاد و اتفاق کے فروغ اور تفرقہ بازی سے باز رہنے کی تلقین کی گئی ہے۔ آیئے دیکھتے ہیں کہ اتحاد بین المسلمین کیا ہے اور اس کے حصول کی کیا صورتیں ممکن ہیں۔

اتحاد ایک جبلی رویہ

جبلی رویے یا (INSTINCTS) سے مراد ایسے رویے ہیں جنہیں کوئی بھی جانور فطرت کی طرف سے ودیعت کردہ صلاحیتوں کے بل بوتے پر خود بخود سیکھتا ہے اور اسے سکھانے کی ضرورت نہیں پڑتی ہے۔ اکثر جانوروں میں تقسیم کار کا اصول کارفرما نظر آتا ہے جس کے لئے ان کی جسمانی ساخت اور ہیئت بھی اس کے مخصوص کردار کے نقطہ نظر سے وضع کی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ مثلاً شہد کی مکھی کی مثال لیجئے کہ اس میں کارکن مکھیاں، سپاہی مکھیاں، ملکہ مکھی اور نکھٹو مکھیاں الگ الگ جسمانی ساخت رکھتی ہیں۔ مثلاً ملکہ مکھی جو بچے دینے کی ذمہ دار ہے عموماً ایک ہوتی ہے جسامت میں دوسری مکھیوں سے بڑی ہوتی ہے اور اس کا کام صرف انڈے دینا ہے تاکہ بقائے نسل ممکن ہو۔ سپاہی مکھیوں کی جسمانی ساخت لڑنے کے لئے موزوں بنائی گئی ہے۔ نکھٹو مکھیاں کسی کام کاج کی قابل نہیں ہوتیں۔ یہ نر مکھیاں صرف ملکہ مکھی کے ساتھ جفتی کا عمل کرنے پر مامور ہوتی ہیں۔ کارکن مکھیوں میں مسلسل محنت کی حیرت انگیز صلاحیت موجود ہوتی ہے۔ اب ان قسموں میں سے کوئی بھی قسم دوسرے کی مدد اور تعاون کے بغیر خود مختار زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہوتی اور یوں وہ ایک معاشرتی زندگی (SOCIAL LIFE) گزارنے پر مجبور ہوتی ہیں۔ ایسی مثال ہمیں چیونٹیوں کے ہاں بھی نظر آتی ہے۔ انسان بھی انہی مخلوقات کی طرح ایک معاشرتی حیوان (SOCIAL ANIMAL) ہے اور زندگی گزارنے کے لئے لوگ ایک دوسرے پر انحصار کرنے پر مجبور ہیں۔ یہی سبب ہے کہ اس مجبوری کے نتیجے میں خاندان، محلے، شہر اور ملک بنتے ہیں قومیتیں تشکیل پاتی ہیں، لسانی گروہ بنتے ہیں اور علیٰ ھذا القیاس انسانوں کی دیگر اجتماعی ہیئتیں وجود میں آجاتی ہیں۔

جہد للبقاء

(STRUGGLE FOR EXISTENCE)

جہد للبقاء نظریہ ارتقاء کے اہم مباحث میں سے ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اس دنیا میں وسائل محدود ہیں اور ان کو استعمال میں لانے کی خواہش رکھنے والوں کی تعداد کہیں زیادہ ہے اور چونکہ ہر ذی روح کے اندر جذبہ حیات یا زندہ رہنے کی ایک شدید خواہش بھی موجود ہوتی ہے اس لئے ہر کوئی انہیں محدود وسائل سے متمتع ہونا چاہتا ہے اور اس کے نتیجے میں جنگ و جدل پیدا ہو جاتا ہے اور جو بقائے اصلح (SURVIVAL OF THE FITTEST) پر منتج ہو جاتا ہے۔ یہ جنگ انفرادی طور پر بھی ہر معاشرے میں جاری و ساری نظر آتی ہے لیکن بسا اوقات اجتماعی صورت میں بھی چھڑ جاتی ہے جب انسانوں کا ایک گروہ مشترکہ مفادات کے تحفظ کی خاطر یا مشترکہ مقصد کے حصول کی خاطر اجتماعی طور کسی مخالف گروہ کے ساتھ برسرپیکار ہو جاتا ہے۔

مشترکہ مقاصد کی صورتیں

جن مشترکہ مقاصد کے حصول کے لئے انسانی گروہ متحد ہو کر دوسرے انسانی گروہوں کے خلاف آمادہ پیکار ہو جاتے ہیں ان کی دو صورتیں ہیں۔

اسادی مقاصد

۲۔ روحانی مقاصد

مادی مقاصد کی ذیل میں معاشی مفادات آتے ہیں جو آج کے دور میں انسانی اتحاد اور آویزش کی اہم ترین وجہ سمجھے جاتے ہیں۔ انہی مفادات کے حصول کے لئے مختلف ممالک اور اقوام نے زبردست عسکری قوت حاصل کر رکھی ہے اور اپنی فوجوں کو جدید اور تباہ کن اسلحے سے لیس کر رکھا ہے جن کی ہولناکی کی تاریخ عالم کے مختلف ادوار میں متعدد بار نمائش بھی ہو چکی ہے۔ فوجی طاقت کے بل بوتے پر مادی مفادات کی جنگ جیتنے کی کوششیں زمانہ حال میں بھی جاری ہیں لیکن جدید ترین رجحانات معاشی منڈیوں کی جنگ ہے۔ یہ سرد جنگ بڑی شدومد کے ساتھ اقوام عالم کے مابین جاری ہے۔

مقاصد کی ایک اور صورت روحانی مقاصد ہیں۔ یہ روحانی مقاصد انسانی عقائد سے متعین ہوتے ہیں۔ عقائد مذہبی، سماجی، معاشرتی ہر نوعیت کے ہو سکتے ہیں مگر مذہبی عقائد انسان کو دیگر عقائد کی نسبت زیادہ عزیز ہیں اور انہی کے بارے میں وہ زیادہ حساس بھی واقع ہوا ہے۔ اگرچہ مادی ترقی کے فروغ کے ساتھ ساتھ ترقی یافتہ معاشروں میں لوگ دینی عقائد کے معاملے میں کم حساس ہونا شروع ہو گئے ہیں لیکن ترقی پذیر دنیا میں ابھی یہ صورت پیدا نہیں ہوئی اور لوگ اسے زندگی موت کا مسئلہ بنانے پر آسانی سے تل جاتے ہیں چنانچہ تیسری دنیا کے ممالک میں یہ رجحان زیادہ غالب ہے۔

عقیدے کی بے کار جنگیں

چونکہ بین الاقوامی سطح پر اب عقیدے کی بنیاد پر جنگیں بہت کم ہوتی ہیں اس لئے یہ جنگیں اب ایک ہی ملک اور معاشرے کے افراد میں محدود سطحوں پر شروع ہو گئی ہیں۔ بدقسمتی سے اہل اسلام کے مختلف گروہ ایک دوسرے کے ساتھ شدومد سے دست وگریبان رہنے لگے ہیں۔ ستم یہ ہے کہ کوئی بھی گروہ دوسرے کا عقیدہ برداشت کرنے، دوسرے کی بات سننے اور دوسرے قول و عمل کی آزادی دینے پر تیار نہیں ہے۔ جمہوری روایات اور رواداری کا مکمل فقدان ہے جس کے باعث آئے دن نہ صرف تقریر و تحریر کے ذریعے ایک دوسرے کی دل آزاری کا سامان کیا جاتا ہے بلکہ بسا اوقات ایک دوسرے کا ناحق خون بہانے سے بھی گریز نہیں کیا جاتا۔ یہ نہایت افسوسناک صورت حال ہے اور بحیثیت قوم اہل اسلام کے انحطاط اور تباہی کا پیش خیمہ ہے۔ رسالہ ھذا میں علمائے اسلام کے نام ایک دردمندانہ اپیل شائع کی جا چکی ہے جس میں اجمالاً ایسے اختلافات کے بے حقیقت ہونے کا اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ ایک اللہ، ایک رسول، ایک کتاب اور ایک قبلے کو ماننے والے کلمہ گو ایک دوسرے پر کفر و شرک کا الزام بے محابا لگاتے ہیں اور ایک دوسرے کے خون سے ہاتھ رنگنے کو کار ثواب سمجھنے لگے ہیں۔

صوفیہ نوربخشیہ کا موقف

خوش قسمتی سے اہل اسلام کے ایک مخصوص گروہ یعنی گروہ صوفیاء کے ہاں ہمیشہ وسیع المشربی کا رواج رہا ہے۔ صوفیائے کرام تمام ساری مخلوق کو خدا کا کنبہ سمجھتے ہوئے تمام انسانوں کے ساتھ محبت و مروت کا برتاؤ کرنے پر مامور تھے۔ یہی وجہ ہے کہ نہ صرف اہل اسلام نے بلکہ غیر مسلموں نے بھی ان کی تعلیمات کو بنظر استحسان دیکھا اور یوں جوق در جوق دین امن و سلامتی یعنی اسلام کے حلقہ بگوش ہو گئے۔ خاص کر برصغیر پاک و ہند میں اشاعت اسلام غیر مسلم مصنفین کی مبنی بر تعصب آراء کے برخلاف تلوار سے نہیں بلکہ محبت سے پھیلا ہے۔ یوں تو تمام صوفیا کا طرہ امتیاز وسیع المشربی اور انسان دوستی ہے لیکن سلسلہ صوفیہ نوربخشیہ کے مشائخ اس سلسلے میں بہت نمایاں نظر آتے ہیں۔ خود غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نوربخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کی تحریک عالم اسلام کے بیچ موجود اصولی اور فروعی اختلافات کو ختم کر کے دین اسلام کو اس کی اصلی اور حقیقی صورت میں نافذ کرنے کی تھی۔ شاہ سید محمد نوربخش اپنی شہرہ آفاق تصنیف "الفقہ الاحوط" میں ایسے شرعی مسائل کے بارے میں رائے زنی سے منع فرماتے ہیں جن پر عالم اسلام کا اتفاق نہ ہو۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر کے سلسلے میں وہ بنیادی شرط تعظیم لامراللہ یعنی اللہ کے حکم کی تعظیم اور شفقت علی خلق اللہ یعنی اللہ کی مخلوق پر شفقت کے نتیجے میں ان کی بھلائی چاہنے کو قرار دیتے ہیں۔ فقہ احوط کی عبارت ملاحظہ فرمائیے۔

فینبغی للمسلم الممیز ان لا یقصر فیہ
---------- بتقلید الرسمیۃ ترجمہ

صاحب تمیز مسلمان کے لئے مناسب ہے کہ وہ احتسابی فریضہ انجام دینے میں کوتاہی نہ کرے۔ اس کام میں تمام نفسی آلائشوں سے پرہیز کرے یہاں تک کہ اس کا مقصد صرف اور صرف حکم خدا کی عظمت برقرار رکھنا اور خدا کی مخلوقات پر شفقت کرنا بن جائے وہ کسی ایسے مسئلے کے بارے میں رائے زنی کی جسارت نہ کرے جس پر امت اسلامیہ کا اتفاق نہ ہو اور نہ ہی کسی ایسے مسئلے کے بارے میں لب کشائی کی جسارت کرے جس کی حقیقت کو وہ یقینی طور پر نہ پہچان سکتا ہو بلکہ وہ ایسے معاملے کی تحقیق کے سلسلے میں کسی ایسی شخصیت کی طرف رجوع کرے جو عالم ربانی ہو، بے لوث عمل کرنے والا ہو، قابل تعریف اخلاق کا مصداق ہو اور قابل مذمت اخلاق سے بری ہو۔ وہ شخصیت ایسی نہ ہو جو نفسی رجحان کا شکار جاہل ہو۔ کام چور غضبانی ہو۔ ظاہری احوال کی قید میں بند ہو اور رسمی معاملات کی تقلید کرنے کی وجہ سے عصبیت کا شکار ہو۔"

سطور بالا میں غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے ایسے زرین اصول بیان فرمائے ہیں کہ ان پر کاربند ہو کر عالم اسلام اختلاف اور عصبیت کی لعنت سے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے چھٹکارا پا سکتا ہے۔ شاہ سید محمد نور بخش نے کسی کلمہ گو پر کفر کا فتویٰ لگانے کو ناجائز قرار دیا ہے چنانچہ "الفقہ الاحوط" کے باب الصلوٰۃ میں یوں فرماتے ہیں۔ و الذی امن باللہ و ملائکتہ و کتبہ و رسلہ و الیوم الآخر .... فھو کافر ھذہ عقیدۃ الجھال ترجمہ "جو شخص اللہ پر، اس کے رسولوں پر اور روز آخرت پر ایمان رکھتا ہو اور وہ کہتا ہو کہ میں شہادت دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی بھی پرستش کے لائق نہیں اور میں شہادت دیتا ہوں کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ کے رسول ہیں۔ وہ نماز قائم کرتا ہو۔ مالدار ہونے کی صورت میں زکوٰۃ ادا کرتا ہو، ماہ رمضان کے روزے رکھتا ہو اور استطاعت رکھنے کی صورت میں بیت اللہ کا حج کرتا ہو تو کسی بھی مسلمان شخص کے لئے جائز نہیں کہ وہ ایسے شخص کو کسی ایسی چیز کی بنا پر کفر سے منسوب کرے جس کا وہ عقیدہ رکھتا ہو اور معاملے کی حقیقت کو نہ جانتا ہو اور یہ گمان رکھتا ہو کہ جو شخص اس کا عقیدت نہ رکھے وہ کافر ہے۔ یہ جہالت کے شکار حضرات کا عقیدہ ہے۔"

دیکھیے غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ نے فکری بلوغت کی کس قدر بلند سطح پر تشریف فرما ہو کر اہل اسلام کے آپس میں ایک دوسرے کے خلاف داغے جانے والے کفر و شرک کے فتووں کی ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بیخ کنی کا سامان فرمایا ہے۔ کاش دور جدید کے علمائے اسلام اس عظیم صوفی کی عظیم تعلیمات کو اپنے لئے مشعل راہ بنا کر عالم اسلام کے مختلف گروہوں کے بیچ موجود اختلافات کی خلیج کو پاٹنے کی سنجیدہ کوشش کریں۔

جنگ کس سے ہو؟

اللہ تعالیٰ نے جس جہاد اور قتال پر مؤمنین کو اکسانے کا حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حکم دیا ہے وہ اسلام اور کفر و الحاد کی جنگ اور حق و باطل کے درمیان برپا ہونے والا معرکہ کارزار ہے۔ صرف ایسی جنگ میں اپنی جان کا نذرانہ پیش کرنے والا اللہ کے نزدیک شہید ہے اور حیات جاودانی کا انعام پاتے ہیں۔ امر بالمعروف و نہی عن المنکر جو ایک اسلامی معاشرے کے اندر موجود منکرات اور منہیات سے روکنے اور نیکی کو فروغ دینے کی ایک کوشش ہے اس پسندیدہ جنگ کی دوسری صورت ہے لیکن تیسری اور اہم ترین جنگ خود اپنے نفس امارہ کے خلاف لڑی جانے والی جنگ ہے جو اہل تصوف کا اصل شیوہ ہے اور جسے جہاد اکبر کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

حرف آخر

اگر اہل اسلام ایک دوسرے کے عقائد کو برداشت کرتے ہوئے (بشرطیکہ وہ اسلام کے بنیادی عقائد سے متصادم نہ ہوں۔) ایک دوسرے کے خلاف کفر و شرک کا فتویٰ صادر کرنے سے احتراز کریں۔ وسعت نظری اور رواداری کا مظاہرہ کریں اور غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نور اللہ مرقدہ کی آفاقی تعلیمات کو اپنا سرمایہ حیات بنائیں تو یقین کامل کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ اتحاد بین المسلمین (PAN ISLAMISM) کا عظیم خواب شرمندہ تعبیر ہو سکتا ہے۔

(گزشتہ سے پیوستہ)

مجموعہ شریعت محمدیہ

ابوالعرفان علامہ محمد بشیر

اما استقبال القبلۃ فشرط فی صحۃ الصلواۃ مع القدر ٥ الا للسائر المتنفل و الخائف من الاعداء و غیرھم ---------- بین یدیہ فکرھت٥

ترجمہ

طاقت کے ہوتے ہوئے نماز کے درست ہونے کے بارے میں قبلہ کی طرف رخ کرنا شرط ہے مگر راہ چلتے نفل گزار اور دشمن وغیرہ سے ڈرنے والے کے حق میں شرط نہیں بشرطیکہ وہ سوار ہوں یا پیدل چلنے والے ہوں کیونکہ ان کے حق میں راستے کی سمت ہی قبلہ کا نعم البدل ثابت ہوتی ہے۔ اگر نیت باندھتے وقت قبلہ کا رخ کر سکے تو یہ افضل صورت ہے۔ سخت ڈر لگنے پر نفل نمازوں کی طرح فرض نمازوں کی ادائیگی بھی چلتے چلتے اشارے کے ساتھ جائز ہوتی ہے اور ان نمازوں کی قضا واجب نہیں ہوگی۔ اگر کوئی قضا بجالانا چاہے تو یہ افضل صورت ہوگی سجدے کا اشارہ رکوع کے اشارے کی نسبت قدرے پست تر ہونا چاہئے۔ کعبے کے اندر ہونے کی صورت میں جس دیوار کی طرف رخ کر کے نماز پڑھے وہ جائز ہے۔ کعبے کے دروازے کی طرف رخ کر کے نماز پڑھنا بھی روا ہے بشرطیکہ دروازہ بند ہو۔ کھلے دروازے کا رخ کر کے نماز پڑھنا نیز کعبے کی چھت پر نماز پڑھنا مکروہ ہے بشرطیکہ نمازی کے سامنے کوئی اونچی چیز رکھی گئی ہو۔

وضاحت

فقہ احوط کی مذکورہ بالا عبارتوں میں امور ذیل کا بیان کیا گیا ہے۔

۱۔ قبلہ کی اہمیت

۲۔ سقوط قبلہ

۳۔ کعبے کے اندر نماز گزاری

تفصیل وضاحت

۱۔ اسلام میں ہر ایک عبادت کا اپنا اپنا مخصوص حکم ہے نماز چونکہ سب سے زیادہ اہمیت اور تاکید کی حامل عبادت ہے، اس کی بجاآوری کے لئے بھی مخصوص احکام ہیں۔ اک حکم نماز گزار کے لئے قبلہ کا رخ کرنا ہے۔ اہل اسلام کا قبلہ اول بیت المقدس تھا۔ ہجرت نبوی کے بعد کچھ عرصہ بیت المقدس ہی رہا۔ پھر اللہ پاک نے حکم نازل فرمایا فول وجھک شطر المسجد الحرام ترجمہ۔ اپنا منہ مسجد حرام کی طرف پھیر دینا۔ تحویل قبلہ کا حکم نازل ہونے کے بعد سے تاقیامت کعبہ ہی اہل اسلام کا قبلہ قرار پایا۔ چنانچہ نماز کے لئے کعبہ کا رخ کرنا شرعاً ضروری ٹھہرایا گیا اور صحت نماز کے لئے شرطیہ حکم قرار پایا۔ پس امن اور سکون کا ماحول جن کو میسر ہو ان کے لئے شرطیہ حکم ہے کہ وہ قبلہ ہو کر نماز کی ادائیگی کریں خواہ جس خطہ ارض میں اقامت پذیر ہوں کیونکہ رب کا حکم ہے وحیث ما کنتم فولوا وجوھکم شطرہ ط اور جہاں کہیں بھی تم ہو اپنے منہ مسجد حرام کی جانب پھیر دو۔ لہذا اگر کوئی نماز گزار جان بوجھ کر سمت قبلہ کی خلاف ورزی کرتے ہوئے اپنی مرضی سے کسی اور سمت کا رخ کر کے نماز ادا کرے تو اس کی نماز شرعاً باطل ٹھہرے گی۔

۲۔ اگر کوئی فرد بشر نفل گزار ہو اور راہ چلتے چلتے نفل گزاری کرنا چاہے تو اس کے حق میں عارضی طور پر قبلہ رخ ہونے کا شرطیہ حکم ساقط ہو جاتا ہے اور جس سمت کو وہ جا رہا ہو وہی سمت اس کیلئے سمت قبلہ کا حکم رکھتی ہے۔ اس کے باوجود نفل نماز کی نیت باندھتے وقت قبلہ رخ ہو جائے تو یہ اس کے لئے بہتر ہے۔ نیت باندھنے کے بعد وہ رکوع اور سجدے کے لئے اشاروں سے کام لیتا ہوا اپنی منزل مقصود کی سمت چلا جائے۔

بقیہ صفحہ ۷ پر

اقبال اور اسلامی تصوف

ذاکر حسین ذاکر ایم - اے، بی - ای

شیخ ابو النصر سراج لکھتے ہیں "اللہ تعالیٰ نے تمام مومنین سے بلند و بالا و برتر مرتبہ ان کا رکھا جو اولی العلم اور قائمین بالقسط ہیں اور ملائکہ انہی کی شہادت پیش کی ہے اور سرور کائنات نے بھی علماء کو جانشین انبیاء قرار دیا ہے۔ ایسے اشخاص کو طبقات سہ گانہ میں رکھا جا سکتا ہے۔ ایک طبقہ ارباب حدیث

حضرت مجدد الف ثانی تصوف کو شریعت مقدسہ کا ایک بنیادی جزو قرار دیتے ہیں۔ آپ مکتوبات میں لکھتے ہیں۔

شریعت کے تین حصے ہیں علم، عمل اور اخلاص۔ جب تک یہ تینوں اجزا متحقق نہ ہوں شریعت متحقق نہیں ہوتی ہے۔ جب شریعت متحقق ہو جاتی ہے تو حق تعالیٰ کی رضا حاصل ہو جاتی ہے جو کہ تمام دنیوی و اخروی سعادتوں سے بالاتر ہے۔ طریقت و حقیقت جس سے صوفیاء ممتاز ہوتے ہیں دونوں شریعت کے تیسرے حصے یعنی اخلاص کی تکمیل میں شریعت کے خادم ہیں پس ان دونوں کی تحصیل صرف شریعت کی تکمیل کے لئے کی جاتی ہے اس لئے طریقت و حقیقت کی منزلوں کو طے کرنا مقصد تحصیل اخلاص کے سوا کچھ نہیں ہے۔ اخلاص ہی سے مقام رضا حاصل ہوتا ہے۔ کوتاہ اندیش احوال و مواجید کو مقصود و مشاہدات و تجلیات کو مطلوب جانتے ہیں اور کمالات شریعت سے محروم ہیں۔"

ابن خلدون کے خیال میں "تصوف کا شمار در حقیقت علوم شرعیہ میں ہی میں ہونا چاہئے کیونکہ اس کی اصل وہی ہے جو اسلاف صالحین یعنی صحابہ اور تابعین کی تھی۔ اس کا اصول بھی ہمیشہ ایک ہی رہا ہے یعنی حق و ہدایت کی پیروی، عبادات و ریاضت، تمام رشتوں سے منہ موڑ کر صرف اللہ سے لو لگانا، اور دنیا کی زینت اور دلکشی سے بے نیاز گزر جانا۔"

بہ روایت اقبال حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں۔

"تصوف شعائر حقہ اسلامیہ میں خلوص پیدا کرنے کا نام ہے۔"

ابو القاسم قشیری فرماتے ہیں کہ تصوف کی ساری بنیاد اس پر ہے کہ آداب شریعت کی پابندی کی جائے، حرام اور مشتبہ چیزوں سے دست کشی کی جائے۔ ناجائز اوہام و خیالات سے حواس کو آلودہ نہ کیا جائے اور غفلتوں سے بچ کر اللہ کی یاد میں وقت گزارا جائے۔"

"جو شخص کلام الٰہی کا حافظ اور احادیث رسول کا عالم نہیں اس کی اتباع طریقت کے باب میں درست نہیں اس لئے کہ ہمارے اس سارے علم کا ماخذ قرآن اور حدیث ہیں۔"

شیخ ابو النصر سراج کے نزدیک شریعت کے دو پہلو ہیں ظاہر اور باطن۔ دونوں پہلوؤں کی صراحت قرآن، حدیث اور شعائر اسلام میں موجود ہے۔ جتنے بھی عظیم مسلم صوفیاء گزرے ہیں سبھی نے شریعت مقدسہ کا مکمل اتباع کیا۔ اتباع سنت میں اس حد تک تھے کہ بعض نے نماز تہجد اور اشراق تک قضا نہ ہونے دی۔ حضرت جنید بغدادی نے کامل اتباع شریعت کو کرامت قرار دیا۔ آپ حقیقی اسلامی تصوف کے سب سے بڑے علمبردار اور ممدوح عالم ہیں اور شاید جنید سے عقیدت و احترام کی وجہ بھی یہی تھی کہ سید الطائفہ کا تصوف قرآن و حدیث سے ماخوذ اور سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی اظہار تھا۔ جنید اسلامی تصوف کے متعلق فرماتے ہیں کہ یہ راہ تو وہی پا سکتا ہے جس کے دائیں ہاتھ میں قرآن پاک ہو اور بائیں ہاتھ میں سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان دونوں شمعوں کی روشنی میں وہ قدم بڑھاتا جائے تاکہ نہ شبہات کے گڑھوں میں گرے اور نہ ہی بدعت کے اندھیروں میں پھنسے۔"

حضرت نظام الدین اولیاء فرماتے ہیں "پیر ایسا ہونا چاہئے جو شریعت، طریقت اور حقیقت کے احکام کا علم رکھتا ہو اگر ایسا ہو گا تو وہ کسی ناجائز بات کے لئے نہیں کہے گا۔"

ابن جوزی کے مطابق "صوفیاء متقدمین علوم قرآن و فقہ حدیث اور تفسیر میں امام ہوا کرتے تھے۔"

حضرت علامہ اقبال کے ہم عصر اور بعد کے علماء نے بھی اسلامی تصوف کو اخلاص فی العمل اور حکمت یا علوم باطنی ہی کے معنوں میں استعمال کیا ہے۔

سید ابو الاعلیٰ مودودی رسالہ دینیات میں لکھتے ہیں۔

"فقہ کا تعلق انسان کے ظاہری عمل سے ہے وہ صرف یہ دیکھتی ہے کہ تم کو جیسا اور جس طرح کا حکم دیا گیا ہے اس کو تم نے بجالایا ہیں یا نہیں۔ اگر نہیں بجالایا تو فقہ کو اس سے کچھ بحث نہیں کہ تمہارے دل کا حال کیا تھا۔ دل کے حال سے جو چیز بحث کرتی ہے وہ تصوف ہے۔ (قرآن میں اس کا نام تزکیہ اور حکمت ہے اور حدیث میں اس کو احسان کا نام دیا گیا ہے اور بعد کے لوگوں میں یہ چیز تصوف و سلوک کے نام سے مشہور ہو گئی۔ مثلاً آپ نماز پڑھتے ہیں۔ اس عبادت میں فقہ یہ دیکھتی ہے کہ تم نے وضو ٹھیک کیا ہے یا نہیں، قبلہ رو کھڑے ہو کر نماز کے تمام ارکان ادا کئے، جو چیزیں نماز میں پڑھی جاتی ہیں وہ سب پڑھ لی ہیں اور جس وقت جتنی رکعتیں مقرر کی گئی ہیں ٹھیک ٹھیک اس وقت اتنی ہی رکعتیں پڑھی ہیں۔ جب یہ سب تم نے کر دیا تو فقہ کی رو سے تمہاری نماز ہو گئی۔ لیکن تصوف یہ دیکھتا ہے کہ اس عبادت میں تمہارے دل کا کیا حال رہا۔ تم خدا کی جانب متوجہ رہے یا نہیں۔ تمہارا دل دنیا کے خیالات سے پاک ہوا یا نہیں؟ تمہارے اندر نماز سے خوف خدا، اس کے حاضر و ناظر ہونے کا یقین اور صرف اس کی خوشنودی پانے کا جذبہ بھی پیدا ہوا یا نہیں۔ یہ تمام باتیں جو نماز کے اصل مقصد سے تعلق رکھتی ہیں جس قدر کمال کے ساتھ ہوں گی تصوف کی نظر میں تمہاری نماز اتنی ہی کامل ہو گی اور اس میں جتنا بھی نقص رہے گا وہ اس لحاظ سے تمہاری نماز کو ناقص قرار دے گا۔"

علامہ مودودی کے اس بیان پر علیحدہ ایک پورا باب بلکہ کتاب لکھی جا سکتی ہے۔ تصوف کی اس تعریف میں فقہ اور تصوف کا فرق، عبادات کی روحانی یا باطنی حیثیت، قرآن و حدیث میں تصوف کو تزکیہ و حکمت اور احسان کے الفاظ میں بیان کرنے کا ذکر پایا جاتا ہے اور ان نکات پر اقبال نے بہت کچھ کہا ہے

(جاری ہے)

بقیہ ۔

نوائے صوفیہ کے معیار میں روز بروز اضافہ ہو رہا ہے۔

علی محمد جنگوپہ

کھانے

بقیہ ۔ مجموعہ شریعت محمدیہ

اسی طرح سے جس کو امن اور سکون کا ماحول میسر نہ ہو اس کو دشمن وغیرہ سے اپنی جان کا خطرہ لاحق ہو اس کے لئے بھی قبلہ رخ ہونے کا شرطیہ حکم ساقط ہو جاتا ہے۔ چنانچہ شدید خوف طاری ہونے کی صورت میں فرض نمازوں کی ادائیگی بھی نفل نمازوں کی طرح راہ چلتے چلتے کی جا سکتی ہے۔ یہاں پر فرض نماز کی نیت باندھتے وقت قبلہ رخ ہو سکے تو بہتر ہے۔ نماز گزار جب رکوع اور سجدوں کے لئے اشاروں سے کام لے گا تو اس کو چاہئے کہ سجدہ کا اشارہ رکوع کے اشارے سے کچھ پست تر کرتا جائے۔

اس سے یہ بات واضح ہو گئی کہ شرعی نقطہ نگاہ سے حالت کی تبدیلی سے حکم میں بھی تبدیلی رونما ہو جاتی ہے۔

۳۔ اگر کسی نماز گزار کو کعبہ کے اندر نماز پڑھنے کا موقع مل جائے تو اس کو اختیار ہے کہ وہ کعبہ کی جس دیوار کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا چاہے پڑھ لے۔ اسی طرح سے وہ کعبے کے دروازے کی طرف بھی منہ کر کے نماز پڑھنا چاہے تو بھی روا ہے بشرطیکہ کعبہ کا دروازہ بند ہو۔ اگر کعبہ کا دروازہ کھلا ہوا ہو تو اس کھلے دروازے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا مکروہ ہے۔ اگر نمازی اپنے آگے کوئی اونچی سی چیز کھڑی کرے تو مکروہ بھی نہیں ہے۔ یہی حکم کعبے کی چھت پر نماز پڑھنے والے کا بھی ہے کہ وہ اپنے آگے کوئی اونچی سی چیز کھڑی کر کے نماز پڑھے ورنہ کراہت کا حکم ہے۔

(جاری ہے)

قارئین نوائے صوفیہ کو
عیدالفطر
کے موقع پر عید مبارک

بقیہ ۔ قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہوں۔ بے روزگاری اور چند دیگر مسائل کی وجہ سے اب تک مستقل خریدار نہیں بن سکا تھا اب اللہ کے فضل سے اس قابل ہو گیا ہوں کہ مستقل خریدار بن سکوں۔ اللہ آپ سب کو اپنے حفظ و امان میں رکھے۔

محمد باقر

کرامنگ شیلو

احوال صوفیا
(گزشتہ سے پیوستہ)

امام احمد غزالی

غلام حسن نور بخش فاضل عربی، ایم ۔ اے

۴ ۔ علم کی غرض و غایت

ایک دن امام محمد غزالیؒ نے اپنے برادر صوفی احمد غزالیؒ سے پوچھا کیا وجہ ہے جس کو ہم سبق دیتے ہیں چند روز کے بعد ہی ہمارے ساتھ مقابلہ پر تیار ہو جاتا ہے اور پاس ادب یا نظر استادی و شاگردی کا اثر تک نہیں رہتا اور جس کو تم سبق دیتے ہو وہ ہر دم ظاہر و باطن میں تم سے ڈرتا ہے اور تمہارا ادب کرتا ہے ۔ حضرت امام احمد غزالیؒ نے فرمایا آپ اپنے شاگردوں کو ہستی کا سبق دیتے ہیں تو جو شخص ہستی کو مان کر زور دلائل سے کام لیتا ہے وہ آپ کو بھی اسی ہستی سے منوائے گا اور جب تک من فنانہ ہو مقابلہ تو ضرور ہوتا رہے گا ۔ اور ہم اپنے شاگردوں کو صرف لا سکھاتے ہیں اس کو یہاں تک یاد کرتا ہے کہ اس کے باطن اور دل میں یہ بات بخوبی منقش ہو جاتی ہے کہ میں فی الاصل کچھ نہیں ہوں ۔ تو جب یہ بات لوح دل پر لکھی گئی تو بقول "موتو اقبل ان تموتو" وہ نفسانیت کے اعتبار سے مر گیا ۔ پھر جو شخص اپنے آپ کو مرا ہوا یا نیست جانے تو سب دنیوی قصے جھگڑے ختم ہو گئے ۔

علم را بر من زنی یارے بود
علم را بر تن زنی مارے بود

(شرح اوراد فتحیہ ص ۵)

سفر

آپ نے ایران کے نیشاپور، طوس، مراغہ، تبریز، قزوین، ہمدان اور بغداد کا سفر کیا ۔ آپ بڑے لاؤ لشکر کے ساتھ سفر کرتے تھے، گھوڑے پر سوار ہوتے تھے اور مال و دولت بڑی مقدار میں ساتھ رکھتے تھے ۔

ایک دفعہ کسی نے اس پر اعتراض کرتے ہوئے کہا کہ سارا دن دنیا کی مذمت کرتے رہتے ہو اور لوگوں کو قطع علائق کی ترغیب دیتے ہو اور خود اپنے پاس گھوڑوں، خچروں اور اونٹوں کی قطار رکھتے ہو ۔ یہ کیا ہے ۔ آپ نے فرمایا "من میخ طویلہ در گل زدہ ام نہ در دل"

(سلطان طریقت ص ۱۷)

تصوف و عرفان میں آپ کا مقام

عین القضاۃ زبدۃ الحقائق کے حوالے سے لکھتے ہیں ۔
میں علوم رسمی کی گفتگو سے ملول ہوا تو امام محمد غزالی کی تصانیف کا مطالعہ کرتا رہا ۔ چار سال تک ایسا کرنے کے بعد میں نے محسوس کیا کہ مقصود ہاتھ آگیا ہے تو کہا

انزل بمنزل زینب و رباب
و اربع فھذا مربع الاحباب

نزدیک تھا کہ میں طلب کا سلسلہ ختم کر لوں اور جو علوم اب تک حاصل کر چکا تھا اس پر بس کروں ۔ ایک سال اسی تذبذب کی حالت میں گزر گیا ۔ ناگاہ سیدی و مولائی الشیخ الامام سلطان الطریقۃ احمد بن محمد بن الغزالی ہمدان تشریف لائے ۔ میں ان کی خدمت میں حاضر ہوا ۔ بیس دن کے اندر مجھے بعض ایسی چیزیں معلوم ہو گئیں جن کے حصول کے لئے اگر میں عمر نوح بھی پاتا تو فنا کر دیتا ۔

(نفحات ص ۴۱۵)

تصنیفات

حضرت شیخ احمد غزالی تصانیف کثیرہ کے حامل تھے ۔ انہوں نے بکثرت کتابیں لکھیں ۔ خوش قسمتی سے بہت سے رسالے اور کتابیں اب تک موجود ہیں اور کئی چھپ کر بھی دستیاب ہیں ۔ ایران کے ایک محقق احمد مجاہد نے آپ کے گیارہ فارسی رسائل کو "مجموعہ آثار فارسی احمد غزالی" کے نام سے شائع

کیا ہے ۔ اسی طرح نصراللہ پورجوادی اور ڈاکٹر جواد نوربخش نے بھی آپ کے رسائل شائع کئے ہیں ۔ پاکستان میں جناب ۔۔۔۔۔ رانجھا نے بحرالحقیقۃ کا اردو ترجمہ شائع کیا ہے ۔ ذیل میں آپ کی چند تصانیف کی فہرست دی جا رہی ہے ۔

بحرالحقیقۃ

یہ کتاب ایران میں اب تک تین بار باہتمام نصراللہ پور جوادی و احمد مجاہد شائع ہو چکی ہے ۔ پاکستان میں محمد نذیر رانجھا نے اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا ہے ۔

بحرالمحبۃ فی اسرار المودۃ (عربی)

یہ کتاب اب تک پانچ بار شائع ہو چکی ہے ۔ ۱۳۲۵ش میں مرزا ابوالحسن فقیہی نے اسرار عشق کے عنوان سے فارسی میں ترجمہ کر کے تہران سے شائع کیا ۔ ۱۳۵۶ش میں بہ تصحیح محمد روشن تہران سے ، ۱۱۸۹ ، کو بمبئی سے ، پھر بلا تاریخ بمبئی سے ، ۱۳۱۲ میں تہران سے بعنوان احسن القصص ، اور ۱۹۰۰ میں نئی دہلی سے شائع ہو چکی ہے ۔

التجرید فی کلمۃ التوحید

یہ کتاب ۱۳۲۵م \ ۱۹۰۷ ، میں مصر سے شائع ہوئی ۔ اس کے نسخے بنگال ، بانکی پور ، سلیمانیہ ، تہران اور قاہرہ میں ہیں ۔

داستان مرغان \ رسالۃ الطیر

رسالہ اب تک دو بار شائع ہو چکا ہے ۔ ۱۳۵۵ش تہران بہ تصحیح نصراللہ پورجوادی ، ۱۹۴۴ مجلہ مسلم ورلڈ جلد ۳۴ ترجمہ انگریزی ۔ قلمی نسخے حمیدیہ بھارت اور ایشیاٹک سوسائٹی کلکتہ میں ہیں ۔

سوانح

یہ تصوف میں بے حد مقبول و معروف کتاب ہے اور بے شمار بار شائع ہو چکی ہے ۔ اس کے جرمن ، انگریزی اور فرانسیسی میں ترجمے بھی شائع ہو چکے ہیں ۔ اس کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں ۔ پاکستان میں موجود نسخے گنج بخش اسلام آباد ۸۰۸۶ ، پنجاب یونیورسٹی ۹۱۴ \ ۵ \ ۳۶۳۹ اور کراچی میوزیم ۹۶۵ \ ۱۹۶۱ \ این ایم ہیں ۔

لباب الاحیاء

یہ امام محمد غزالی کے احیاء العلوم کی تلخیص ہے ۔ زمانہ تصنیف سے اب تک بہت مقبول و معروف رہی ہے ۔ یہ کتاب ۱۳۰۸ھ میں قاہرہ سے شائع ہو چکی ہے اور اس کی دوسری اشاعت ۱۳۲۸ھ میں دوبارہ مصر سے ہوئی ہے ۔
اس کا قلمی مخطوطہ پرینسٹون یونیورسٹی میں تحت شمارہ نمبر ۱۳۸۲ محفوظ ہے ۔

رسالہ عینیہ

یہ رسالہ نصراللہ تقوی نے تازیانہ سلوک کے نام سے ۱۳۳۹ش میں تہران سے شائع کیا ۔ ۱۳۰۸ش میں یہ مجلہ ارمغان شمارہ نمبر ۱ میں شائع ہوا ۔ ۱۳۵۲ش میں ڈاکٹر جواد نوربخش نے آپ کی کتاب سوانح کے ساتھ شائع کیا ۔
اس کے بے شمار نسخے پائے جاتے ہیں ۔ پاکستان میں درج ذیل نسخے موجود ہیں ۔
کراچی میوزیم \ ۱۹۶۲-۲۳ \ این ایم ، گنج بخش اسلام آباد ۳۷۷ ، عبدالرشید فاروقی حافظ آباد اور حکیم فدا حسین قلندری گوجرانوالہ ۔
(جاری ہے)

قارئین کے خطوط

ناچیز نوائے صوفیہ کا پرانا قاری ہے ۔ یہ رسالہ مذہب صوفیہ کے لئے اندھیرے میں روشنی کی مانند ہے اور تمام تعصبات سے پاک ہے ۔ اس کی بدولت ہمارے شعور اور آگاہی میں اضافہ ہوا ہے ۔

ذاکر حسین
ملیر کراچی

نوائے صوفیہ کی ترقی کے لئے ہمیشہ دعاگو رہتا ہوں ۔ لداخ کے بھائیوں کو اس رسالے کی وساطت سے سلام پیش کرتا ہوں ۔

محمد حسین کریسی

مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام

مولوی محمد انور فاضل عربی

مولائے متقیان حضرت علی علیہ السلام کے اسمائے گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔

اسم مبارک علی (علیہ السلام)

کنیت ابو الحسن، ابو الحسین، ابو محمد، ابو تراب، ابو السبطین

القاب امیر المؤمنین، امام المتقین، ولی المؤمنین، سید العرب والعجم، یعسوب المؤمنین، صدیق الاکبر، فاروق الاعظم، ولی اللہ، آدم الاولیاء، وارث رسول اللہ، وصی رسول اللہ، امام الاولیاء، المرتضیٰ، خیر البشر

یہ تمام القاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خود مختلف مواقع کی مناسبت سے آپ کو عطا فرمائے۔

امیر المؤمنین

ان القابات میں سے ہم پہلے امیر المؤمنین کا تاریخی پس منظر دیکھتے ہیں کہ یہ لقب آپ کو کیوں کر عطا ہوا۔ حضرت ابن عباسؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دن رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وحیہ کلبی کے آغوش میں سر مبارک رکھ کر آرام فرما رہے تھے کہ حضرت علی علیہ السلام تشریف لائے اور بعد از سلام حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حال پوچھا۔ وحیہ نے جواب دیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خیریت سے ہیں۔ پھر کہا کہ میں آپ (حضرت علیؑ) سے محبت رکھتا ہوں اور آپ کے چند مناقب بیان کرنا چاہتا ہوں (پھر یہ مناقب بیان فرمائے)

(اے علیؑ) آپ امیر المؤمنین ہیں اور تمام نورانی چہرے اور ہاتھ پاؤں والوں (اہل ایمان) کے پیشوا ہیں۔

(اے علیؑ) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کے محب ہیں اور ان کے دشمن آپ کے دشمن ہیں۔

پھر وحیہ کلبی نے حضرت علی علیہ السلام نے اپنے قریب تشریف لانے کو کہا۔ آپ قریب تشریف لائے تو انہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سر اقدس حضرت علی علیہ السلام کی گود میں دے دیا۔ اتنے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خواب سے بیدار ہوئے اور فرمایا کہ کیا شور ہو رہا تھا؟ جناب امیر علیہ السلام نے تمام حالات آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گوش گزار کئے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا یہ وحیہ کلبی نہیں تھے بلکہ جبریل علیہ السلام تشریف لائے تھے تاکہ جن القاب سے پروردگار نے تمہیں ممتاز کیا ہے ان سے تمہیں آگاہ فرمائے۔ خدا تعالیٰ نے تمہاری محبت کو مؤمنین کے سینوں میں القاء کیا ہے اور تمہارا خوف کافروں کے دلوں میں ڈال دیا ہے۔

ولی اللہ

حضرت علی علیہ السلام سے روایت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ شب معراج میں نے جنت کے دروازے پر لکھا ہوا دیکھا۔ لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ علی ولی اللہ و الفاطمۃ امۃ اللہ و الحسن و الحسین صفوۃ اللہ علی محبھم رحمۃ اللہ و علی مبغضھم لعنۃ اللہ

مصطفیٰؐ اور مرتضیٰؑ

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی علیہ السلام کے متعلق ارشاد فرمایا انا مدینۃ العلم و علی بابھا۔ میں علم کا شہر ہوں اور علی اس کا دروازہ ہیں۔

ایک اور موقع پر ارشاد فرمایا من کنت مولاہ فھذا علی مولاہ جس کا میں مولا یعنی دوست ہوں اس کا علی بھی دوست ہے۔

اسی طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ بھی فرمایا۔ علی منی و انا من علی لحمہ لحمی و دمہ دمی علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اس کا خون میرا خون ہے اور اس کا گوشت میرا گوشت ہے۔

مزید ارشاد ہوا۔ علی منی و انا منہ و ھو ولی کل مومن من بعدی علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں اور وہ میرے بعد تمام مومنوں کے دوست ہیں۔

ایک اور حدیث شریف میں یوں وارد ہوا ہے۔ لکل نبی وصی و وارث ان علیا وصی و وارثی ہر نبی کا وارث اور وصی ہوتا ہے اور میرے وارث اور وصی علی ہیں۔

ایک دفعہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صحابہ کرامؓ سے مخاطب ہو کر فرمایا یا معشر الانصار الا ادلکم علی ما ان تمسکتم بہ لن تضلو من بعدی اے معشر انصار میں تمہیں ایک ایسی بات نہ بتاؤں کہ اگر تم اس کا دامن ہاتھ سے نہ جانے دو تو کبھی گمراہی میں نہ پڑو، صحابہ کرام نے کہا کیوں نہیں ارشاد فرمایئے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ھذا علی فاحبوہ بحبی و اکرموہ بکرامتی فان جبریل امری یہ علی ہیں ان سے محبت کرو میری محبت کے ساتھ اور ان کا اکرام کرو میری تکریم کے ساتھ اور یہ حکم ہے جو جبریل لائے اور میں نے تمہیں پہونچایا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں۔ بے شک حمد وثنا اللہ کے لئے ہے کہ اس نے علی، فاطمہ اور ان کی ذریت کی محبت تمام اہل بریہ کو پیش کی پھر جنہوں نے قبول کرنے میں جلدی کی ان میں سے رسول بنائے پھر جنہوں نے قبول کرنے میں جلدی کی ان میں سے اوصیا بنائے پھر جو ان کی محبت میں آگے بڑھے انہیں محبان علی بنایا اور یہ سب جنت میں جمع ہوں گے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد پاک ہے کہ جب میں آسمان کی طرف گیا پھر آسمان سے سدرۃ المنتہیٰ تک تو میں وسعت رب کے مابین کھڑا ہوا، تب خداوند تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) میں نے لبیک عرض کیا تو حق تعالیٰ نے سوال فرمایا کہ تم نے میری مخلوق کو آزمایا ہے ان میں سے اپنا سب سے زیادہ مطیع کسے پایا۔ میں نے جواب دیا پروردگار میں نے علی علیہ السلام کو سب سے زیادہ مطیع پایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) آپ نے سچ کہا اور میں نے اسے تمہارا خلیفہ بنایا ہے۔ اس پر میں نے گزارش کی کہ میں نے بھی اسے چن لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) وہ ہدایت کا نشان ہے اور جس نے تیری اطاعت کی وہ اس کا امام ہے۔ وہ اولیاء کا نور اور کلمہ تقویٰ ہے۔ اے محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اسے خوشخبری سناؤ۔ میں نے عرض کیا کہ میں نے اسے خوشخبری سنائی تو علی علیہ السلام نے کہا کہ میں اللہ کا بندہ ہوں اور میرا انجام دست قدرت میں ہے اگر وہ عذاب میں ڈالے تو میرے گناہوں کی وجہ سے ہوگا اور اگر وہ اپنے وعدے کو پورا فرمائے تو اس لئے ہوگا کہ وہ میرا آقا ہے۔

(خلاصۃ المناقب)

یہی سبب ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا لو اجتمع الخلائق علی حب علی ابن ابی طالب لما خلق اللہ النار اگر تمام مخلوق علی ابن ابی طالب کی محبت پر جمع ہو جاتی تو اللہ تعالیٰ آتش دوزخ کو نہ بناتا۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مزید فرمایا یا علی انت امام کل مومن و مومنۃ بعدی اے علی تو میرے بعد تمام مومنین اور مومنات کا امام ہے۔

سیرت مرتضیٰ علیہ السلام

مولائے متقیان حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی سیرت پاک کی خوبیاں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کے بیان کے لئے طویل دفتر درکار ہیں۔ یہاں تبرکاً مشتے از خروارے کی مثال چند مثالوں پر اکتفا کرتے ہیں۔

نماز

نماز کا وقت قریب آتا تو آپ کے روئے مبارک کا رنگ زرد ہو جاتا تھا۔ لوگوں نے اس کی وجہ پوچھی تو آپ نے فرمایا "اس امانت کو ادا کرنے کا وقت آگیا ہے جس کو آسمان زمین اور پہاڑوں نے لینے سے انکار کیا تھا۔

حسن سلوک

جنگ جمل میں جب حضرت امیر علیہ السلام کو فتح حاصل ہوئی تو حضرت عائشہ کی نہایت تعظیم و تکریم کی اور جب ان کو مدینہ کی طرف روانہ فرمایا تو قبیلہ عبدالقیس کی بیس عورتیں ان کے ساتھ روانہ کیں اور ان کو عمامہ اور تلواریں بندھوائیں۔ جب مدینہ پہنچیں تو انہوں نے اپنا آپ ظاہر کیا اور کہا کہ ہم

عورتیں ہیں اور آپ کی حفاظت کے لئے ہمیں لباس مردانہ پہنا کر بھیجا گیا ہے۔

سخاوت

حضرت علی علیہ السلام کی سخاوت مشہور ہے۔ چنانچہ قرآن مجید کی آیت "تمہارے دوست نہیں مگر اللہ اور اس کا رسول اور ایمان والے کہ نماز قائم کرتے ہیں اور زکواۃ دیتے ہیں اور اللہ کے حضور جھکے ہوئے ہیں" کی شان نزول میں مفسرین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ آیت اس وقت نازل ہوئی جب حضرت علی علیہ السلام

مسجد نبوی میں بحالت نماز رکوع میں تھے اور جب ایک مانگنے والے نے اپنا دست طلب دراز کیا تو آپ نے اپنی انگشتری بھیج کر دی۔

شہادت

مناقب الاسلام اور دیگر کتب میں منقول ہے کہ جب ماہ رمضان داخل ہوتا تھا تو آپ ایک رات جناب امام حسن علیہ السلام کے پاس افطار فرمایا کرتے تھے اور ایک شب امام حسین علیہ السلام کے پاس۔ مگر تین لقمے سے زیادہ تناول نہیں فرماتے تھے اور یہ فرماتے تھے کہ زندگانی کی دو راتیں باقی رہ گئیں ہیں چاہتا ہوں کہ خالی شکم خدا کے حضور میں جاؤں۔ جناب ام کلثوم نے افطاری کے واسطے دو روٹیاں، نمک اور ایک پیالہ دودھ لا کر سامنے رکھا۔ آپ نے دیکھا تو رو کر فرمایا بیٹی کیا تم یہ چاہتی ہو کہ تمہارا باپ خدا کے سامنے روز قیامت دیر تک حساب کے لئے کھڑا رہے۔ بیٹی میں رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا تابع ہوں۔ اے بیٹی ان الدنیا فی حلالھا حساب و فی حرامھا عقاب یہ دنیا ہے جس کی حلال چیزوں کے بارے میں حساب اور حرام چیزوں کے بارے میں عذاب ہے۔ الغرض جب ام کلثوم نے دودھ کا پیالہ اٹھا لیا تو مولائے متقیان نے ایک روٹی نمک کے ساتھ تناول فرما کر شکر خداوندی بجالایا۔ اور تمام شب عبادت خداوندی میں مشغول رہے۔ نہایت اضطرار کی حالت میں باہر نکل کر آسمان کو دیکھتے تھے پھر گھر میں چلے جاتے تھے۔ رات کے آخری حصے میں اہل حرم کو جمع کیا اور فرمایا:

آج میں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھا فرماتے تھے کہ اے ابوالحسن میں بہت مشتاق ہوں عنقریب تم میرے پاس آؤ گے۔ یہ سن کر اہل حرم سب رونے لگے۔ جب اذان کا وقت قریب ہوا اور مسجد میں تشریف لے جانے لگے تو صحن خانہ میں کچھ بطخیں پلی ہوئی تھیں آپ کو جاتے دیکھا تو سب لپٹ گئیں اور چلانے لگیں۔ الغرض آپ مسجد میں تشریف لے آئے اور اس طرح اذان دی کہ تمام شہر کوفہ میں آواز پہنچی۔ مولائے متقیان اذان دینے کے بعد لوگوں کو نماز صبح کے لئے بیدار کرنے لگے جن میں ابن ملجم بھی شامل تھا جس نے آپ کو شہید کرنے کا بیڑا اٹھایا ہوا تھا اور اس کام کے لئے رمضان المبارک کی انیسویں شب اور نماز صبح کا وقت مقرر تھا۔ حضرت علی علیہ السلام لوگوں کو بیدار کرنے کے بعد محراب عبادت میں کھڑے ہو گئے اور صبح کی سنت کی پہلی رکعت کے سجدے سے سر اٹھایا تو شبیب ابن بجرہ نے تلوار سے حملہ کیا مگر تلوار ستون مسجد سے ٹکرائی۔ پھر ابن ملجم نے زہر میں بجھی ہوئی تلوار سر مطہر پر ماری جس سے آپ کی شہادت واقع ہوئی۔ دم شہادت آپ نے زبان مبارک سے یہ کلمہ ارشاد فرمایا بسم اللہ و علی ملۃ رسول اللہ فزت برب الکعبۃ

بقیہ۔ سفید اور سبز لباس

لباس کی ضرورت ہے۔ سفید لباس اور گلاب کا پھول دونوں مجھے سکون مہیا کرتے ہیں۔

مشہور سیاح ابن بطوطہ اپنے شہرہ آفاق سفرنامے میں لکھتے ہیں کہ میں برصغیر کے لوگوں سے زیادہ متاثر اس لئے ہوں کہ یہاں زیادہ تر لوگ سفید سوتی لباس پہنتے ہیں اور میں نے مغربی دنیا کے مقابلے میں یہاں موذی امراض نہ ہونے کے برابر پائے۔ لوگوں کا چہرہ غربت کے باوجود ہمیشہ شاداب دیکھا۔ مجھے سفید لباس کے شفائی اثرات کا بخوبی علم ہو گیا۔

تصوف کے حقیقی لطف سے آشنا مرد مومن کو یہ بات معلوم ہے کہ اللہ پاک کس طرح ان کے وجود میں سفید اور سبز شعاعوں (لہروں) کی روشنی عطا فرماتا ہے اور عالم وجدان میں ان لہروں سے کیا لذت نصیب ہوتی ہے۔ ان لہروں سے قلب انسانی پر مرتب ہونے والے اثرات اور روح انسانی میں پیدا ہونے والی تبدیلیوں کو الفاظ میں بیان نہیں کیا جا سکتا۔

ام المؤمنین حضرت خدیجۃ الکبریٰ علیہا السلام

ابو سعیدہ محمد رضا ضیاء

اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول برحق حضور پرنور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب سرزمین مکہ پر تجارت کا پیشہ اختیار فرمایا اور صادق اور امین کے لقب سے مشہور ہوئے۔آپ کی دیانت اور شرافت کا ڈنکا چار دانگ عالم میں بجنے لگا تو اس دور کی مشہور و معروف خاتون تاجر حضرت خدیجہ نے اپنی تجارت کی سرپرستی کی ذمہ داری آپ کو سونپی۔رسول رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امانت اور دیانت کا اعجاز تھا کہ پہلے سے کہیں زیادہ منافع ہوا۔وقت گزرتا گیا اور بالآخر حضرت خدیجہ نے آپ کو پیغام نکاح بھیجا جسے آپ نے اپنے شفیق چچا حضرت ابو طالب سے مشورہ کے بعد قبول فرمایا۔آپ کا نکاح حضرت ابو طالب نے پڑھایا۔

حضرت خدیجہؓ کی ولادت ۵۵۶ء میں ہوئی۔آپ کی والدہ کا نام فاطمہ بنت زائد اور والد گرامی کا نام عامر بن لوی تھا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں آنے سے پہلے آپ بیوہ تھیں اور اس وقت آپ کی عمر چالیس برس تھی جبکہ حضور رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عمر شریف صرف پچیس برس تھی۔آپ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نکاح میں پچیس برس رہیں اور جب تک حضرت خدیجہؓ زندہ رہیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کسی دوسری خاتون سے نکاح نہیں فرمایا۔حضرت خدیجہ کی چھ اولادیں تھیں۔دو صاحبزادے جو بچپن میں فوت ہوئے اور چار صاحبزادیاں حضرت زینبؓ حضرت رقیہؓ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہ الزہراؓ ہیں۔ اعلان نبوت سے قبل حضور رحمت دوعالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قلبی کیفیات حضرت خدیجہ سلام اللہ علیہا سے بیان فرماتے تھے۔جب آپ پر پہلی وحی نازل ہوئی اور حضرت جبریل علیہ السلام نے قرآن کی آیت اقراء باسم ربک الذی خلق ۔۔۔۔ نازل فرمائی تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم گھر تشریف لائے اور حضرت خدیجہ کو سارا ماجرا کہہ سنایا گویا کہ حضرت سیدہ خدیجہ رازدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی تھیں اور ساری امت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غمگسار بھی تھیں۔

اعلان نبوت کے ابتدائی ایام میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم غار حرا میں محو عبادت تھے۔ادھر حضرت خدیجہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے خورد ونوش کا سامان لے کر آرہی تھیں اور ادھر حضرت جبریل امین بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حاضر تھے۔حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ کی تشریف آوری کی خبر دی اور عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت خدیجہ تشریف لا رہی ہیں۔جب یہ آپ کے پاس پہنچ جائیں تو ان کو رب کا میرا سلام پہنچا دیں اور یہ بشارت بھی دیں کہ ان کے لئے جنت میں ایک خاص محل موتی کا ہے جس میں نہ کوئی شور ہے نہ کوئی رنج نہ کوئی غم۔جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کا اور حضرت جبریل علیہ السلام کا سلام حضرت خدیجہ کو پہنچایا تو حضرت خدیجہ علیہا السلام نے کہا اللہ سراپا سلام ہے سلامتی عطا کرنے والا وہی ہے اور جبریل علیہ السلام پر بھی سلام ہو۔

حضرت خدیجہؓ تاریخ اسلام کی وہ پہلی تاریخ خاتون ہیں جنہوں نے سب سے پہلے اسلام قبول کیا سب سے پہلے نماز ادا فرمائی، اپنا سارا مال خدا کی راہ میں لٹا دیا اور اسلام کی ترویج و اشاعت کے لئے مشکلات و مصائب کا ڈٹ کر مقابلہ کیا۔آپ سے پچیس سالہ ازدواجی زندگی میں سرکار دوعالم ایک لمحہ کیلئے بھی آپ سے ناراض نہیں ہوئے۔

حضرت خدیجہؓ نے ہجرت سے تین سال قبل ۱۰ رمضان المبارک ۱۰ ہجری مطابق ۶۲۱ء میں پینسٹھ برس کی عمر میں وفات پائی۔آپ کو کوہ جحون میں دفن کیا گیا اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو اپنے دست مبارک سے قبر میں اتارا۔حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضرت خدیجہ اور حضرت ابو طالب کے وصال کا بے حد دکھ ہوا اسی وجہ سے اس سال کو عام الحزن قرار دیا آپ کی وفات کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ کی یاد میں

ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی مرحوم

میر عبدالعزیز مدیر انصاف راولپنڈی

۱۹۷۳ء کی بات ہے میں اپنے دفتر میں بیٹھا تھا کہ ایک صاحب میرے پاس آئے اور کہنے لگے میں قائداعظم یونیورسٹی کے ایک ادارے میں پروفیسر ہوں مجھے آپ کے دوست خواجہ الصمد وانی نے آپ کے پاس بھیجا ہے۔ میں امیر کبیر سید علی ہمدانی کے بارے میں آپ سے بات کرنا چاہتا ہوں۔ سنا ہے کہ کشمیر میں ان کے بہت سے ماننے والے ہیں۔ کیا آپ سید علی ہمدانی کے نام سے واقف ہیں؟

میں نے ان صاحب سے جنہوں نے اپنا نام ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی بتایا تھا کہا کہ بے شک سارے کشمیری مسلمان ان کے ماننے والے ہیں۔ لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ میں ان کو بتاؤں کہ سید علی ہمدانی کے خاص مرید کشمیر میں کتنے ہیں؟ میں نے اندازہ لگایا کہ مسٹر ہمدانی کا خیال ہے کہ جس طرح بڑے بڑے پیروں کے مخصوص مرید ہوتے ہیں اسی طرح سید علی ہمدانی کے بھی کشمیر میں بہت سے مرید ہوں گے۔ میں نے ان کو تفصیل سے سمجھایا کہ کشمیریوں کے ساتھ سید علی ہمدانی کا کوئی پیری مریدی کا وہ رشتہ نہیں ہے جو عام طور پر پیروں اور مریدوں کا ہوتا ہے۔ میں نے ان کو بتایا کہ کشمیر کے سارے مسلمان خواہ وہ کسی بھی فرقہ یا ذات سے تعلق رکھتے ہوں سید علی ہمدانی کو اپنا محسن مانتے ہیں۔ کشمیر میں ان کو بانی مسلمانی کہا جاتا ہے ان کے مناقب پڑھے جاتے ہیں اور اہل کشمیر پر ان کا بہت بڑا احسان ہے۔ اس لحاظ سے سارے کشمیری ان کا بہت احترام کرتے ہیں۔

میں نے ان سے پوچھا کہ آپ کہاں کے رہنے والے ہیں؟ اور آپ کو ان سے کیا دلچسپی ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں سید علی ہمدانی کی اولاد سے ہوں۔ ہم لوگوں نے ایک پاکستان سادات ہمدانیہ کونسل بنائی ہے اور میں چاہتا ہوں کہ اس سلسلے میں آپ کشمیری لوگ بھی ہمارے ساتھ تعاون کریں تاکہ اشاعت دین اسلام کے سلسلے میں سید علی ہمدانی کی خدمات کو دنیا کے سامنے لایا جائے۔

میں نے اس موقع پر ڈاکٹر آغا ہمدانی سے کہا کہ ہم تو اس سلسلے میں پہلے سے ہی کام کر رہے ہیں اور آپ تو ہمارے ہی کام میں ہمارا ہاتھ بٹا رہے ہیں۔ میں نے ان کو حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کی اوراد فتحیہ کا ایک نسخہ دیا جو ہم نے ۱۹۸۱ میں کشمیر کلچرل سنٹر کے زیر اہتمام شائع کیا تھا۔ میں نے ان سے کہا کہ اوراد فتحیہ دعاؤں کا وہ مجموعہ ہے جو ہر کشمیری گھر میں ہوتا ہے اور کشمیر کے لوگ یہ صبح وشام اجتماعی اور انفرادی طور پر پڑھتے ہیں میں نے انہیں بتایا کہ شیخ نورالدین ولی نے کشمیری زبان میں دین حق کا وہ پیغام پھیلایا جو سید علی ہمدانی اور ان کے بیٹے میر محمد ہمدانی نے کشمیر پہونچایا تھا۔ ساتھ ہی میں نے انہیں مرکز ادب و ثقافت کشمیر کی طرف سے شائع کردہ اپنی تالیف شیخ العالم نورالدین ولی کی ایک کاپی بھی دے دی۔ اوراد فتحیہ جو ہم نے کشمیری اردو اور فارسی ترجمہ کے ساتھ چھاپی ہے، کی کاپی وصول کر کے ہمدانی صاحب بہت خوش ہوئے اور کہا کہ اس سلسلے میں باہمی تعاون کرنا ہوگا۔ دوسری بار یہ آئے انہوں نے کہا کہ ہم نے طے کیا ہے کہ آپ کو پاکستان سادات ہمدانیہ کونسل کا جنرل سکریٹری مقرر کیا جائے اور ہم نے شاہ ہمدان کانفرنس بلانے کا جو پروگرام بنایا ہے اس کے دعوت نامے آپ کی طرف سے جاری ہوں۔ میں نے کہا کہ میں سادات میں سے نہیں ہوں لیکن انہوں نے اصرار کیا کہ سب دوستوں کی خواہش ہے میر عبدالعزیز کو اعزازی جنرل سکریٹری بنایا جائے اور جب ہمارا کام ایک ہی ہے تو اس طرح سے تعاون میں کیا حرج ہے؟

بہر کیف ہم نے پہلے شاہ ہمدان کانفرنس ۱۹۸۵ میں ہمدرد سنٹر راولپنڈی میں طلب کی۔ اس کی صدارت کے لئے میں نے آزاد کشمیر کے اس وقت کے وزیر اعظم سردار سکندر حیات سے رابطہ قائم کیا اور ان کو اس کانفرنس کی صدارت کے لئے آمادہ کیا دعوت نامے تیار ہو گئے۔ ہم نے کشمیری اور پاکستانی حضرات کی فہرست مرتب کی۔ میں ان دنوں قائد اعظم یونیورسٹی میں پوسٹ گریجویٹ سٹوڈنٹس کو کشمیری پڑھاتا تھا اور ہر روز وہاں

بھی جانا پڑتا تھا لیکن اس ذمہ داری کو اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے نبھالیا۔ بعض حضرات نے خدشہ ظاہر کیا کہ شاید یہ کانفرنس کامیاب نہیں ہوگی لیکن یہ ہماری توقعات سے بھی زیادہ کامیاب ہوئی ۔ اس میں مقبوضہ کشمیر سے آمدہ چار حضرات نے بھی شرکت کی اور پاکستان بھر سے سکالروں نے شرکت کی ۔ اس کانفرنس کی کامیابی کے بعد ہم چار دوست پونچھ ہاؤس میں بیٹھے تھے کشمیر سے آمدہ غلام رسول انجینیر صاحب بھی موجود تھے ۔ اس موقع پر طے ہوا کہ سادات کونسل کو اپنی جگہ پر رکھ کر ایک بین الاقوامی شاہ ہمدان اسلامک ایسوسی ایشن قائم کی جائے ۔ اس غیر رسمی میٹنگ میں آغا حسین ہمدانی مرحوم، خواجہ غلام دین وانی، شاہ غلام نبی مرحوم اور راقم السطور یعنی میر عبدالعزیز شامل تھے ۔ طے پایا کہ اس ایسوسی ایشن کا نام شاہ ہمدان انٹرنیشنل اسلامک ایسوسی ایشن رکھا جائے۔

اس کے بعد مزید دوستوں کو شامل کیا گیا ۔ سردار عبدالقیوم خان سے بھی رابطہ کیا گیا جو اس وقت آزاد کشمیر کے صدر تھے ۔ سردار صاحب نے اس کام میں گہری دلچسپی لی ۔ اس کے بعد شاہ ہمدانؒ کے بارے میں قومی علاقائی اور بین الاقوامی کانفرنسوں کا سلسلہ شروع ہوا جس سے کشمیر کے لوگوں اور پاکستانیوں کے دلوں میں ایک نیا جذبہ پیدا ہوگیا ۔ ۱۹۸۷ میں شاہ ہمدانؒ ایسوسی ایشن کے زیر اہتمام مظفر آباد میں اکتوبر کے پہلے ہفتے میں پہلی انٹرنیشنل شاہ ہمدان کانفرنس منعقد ہوئی، جس کا افتتاح اس وقت کے صدر پاکستان جنرل محمد ضیاء الحق نے کیا ۔ دوسری انٹرنیشنل کانفرنس اس تنظیم کے زیر اہتمام جنوری ۱۹۹۲ میں بھوربن مری میں ہوئی جس کا افتتاح وزیر اعظم پاکستان میاں نواز شریف صاحب نے کیا ۔ تیسری انٹرنیشنل کانفرنس دوشنبہ تاجکستان میں ہوئی جس کا افتتاح تاجکستان کے صدر امام علی رحمانوف نے کیا ۔ یہ ستمبر ۱۹۹۵ کا واقعہ ہے ۔ تاجکستان کی حکومت اور قوم نے ۱۹۹۵ کے سارے سال کو شاہ ہمدان کا سال قرار دیا تھا ۔ یہ حضرت امیر کبیر کا ۶۸۰ واں یوم پیدائش تھا ۔ اس سلسلے میں پاکستان کا ایک بھاری کم وفد تاجکستان گیا ۔ اس وقت کی وزیر اعظم پاکستان محترمہ بے نظیر بھٹو نے اپنا پیغام کانفرنس کے لئے ارسال کیا ۔ تنظیم کی طرف سے وفد کی قیادت ڈاکٹر احمد حسن دانی نے اور حکومت پاکستان کی طرف سے سید خورشید شاہ وزیر تعلیم نے کی ۔ ڈاکٹر ہمدانی ان سارے ہنگاموں میں آگے آگے ہوتے تھے ۔ شاہ ہمدان ایسوسی ایشن کی وجہ سے ان کے حلقہ احباب میں کشمیری اور آزاد کشمیری حضرات بھی شامل ہوتے گئے ادھر ہم آغا صاحب سے کہا کرتے تھے کہ آپ بھی کشمیری بن گئے ہیں نمکین چائے بڑے شوق سے پیتے تھے اور اہل خطہ کی خوشی غمی میں شرکت کرتے تھے۔

ڈاکٹر ہمدانی کی ایم فل کا انگریزی مقالہ ہی شاہ ہمدان پر تھا جو بعد میں کتابی صورت میں شائع ہوا ۔ اس سے بہت سے لوگوں کو امیر کبیر سید علی ہمدانی کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا موقع ملا ۔ ایران والوں نے اس کا فارسی ترجمہ کر کے شائع کیا ۔ اس کے علاوہ آپ نے دہلی کے مسلمان، محترمہ فاطمہ جناح اور دوسرے موضوعات پر کتابیں لکھیں ۔ تین سال قبل ان کو انگلستان کی ایک یونیورسٹی کی طرف سے کشمیر پر لیکچر دینے کی دعوت ملی اور یہ لیکچر بعد میں کشمیر لبریشن فرنٹ نے کتابی صورت میں شائع کیا۔

ڈاکٹر ہمدانی حال ہی میں انسٹیٹوٹ آف ہسٹاریکل ریسرچ کے ڈائریکٹر مقرر ہوئے تھے ۔ ان کی وفات اچانک ہوئی اور وہ بھی دل کے دورے سے ۔ ہماری آخری مشترکہ سفر خورشید نیشنل لائبریری مظفر آباد کی طرف سے طلب کردہ سیمینار میں شرکت کے لئے تھا ۔ ڈاکٹر صاحب مرحوم، جناب محمد یعقوب ہاشمی اور راقم السطور گاڑی میں ۳۰ اکتوبر کو مظفر آباد کے لئے روانہ ہوئے ۔ راستے میں ۹۵ فیصد ہاشمی صاحب اور ۵ فیصد میں بولتا رہا جب کہ ڈاکٹر ہمدانی صاحب بشرط ضرورت ہوں ہاں کرتے رہے واپسی پر پروفیسر ڈاکٹر اسلم سعید بھی ہمارے ساتھ تھے ۔ اس بار بھی ہمدانی صاحب خاموش ہی رہے ۔ ان کی یہ خاموشی ایک بڑے المیے کا پیش خیمہ تھی کیونکہ مہینہ بعد وہ ہمیشہ کے لئے خاموش ہونے والے تھے۔

۸ نومبر ۱۹۹۷ کو شاہ ہمدان ایسوسی ایشن کا آخری انتخاب خواجہ غلام دین وانی کے گھر پر ہوا تھا ۔ اس میں شاہ غلام نبی اور خواجہ محمد دین گانی کی تجویز پر طے ہوا کہ صدر اور سکریٹری جنرل سابقہ ہی رہیں گے ۔ نائب صدر خواجہ غلام دین وانی، ڈاکٹر غضنفر مہدی اور شاہ غلام نبی مقرر ہوئے ۔ ان عہدے داروں میں سے ہمارے صدر ہمدانی صاحب اور نائب صدر شاہ غلام نبی مولائے حقیقی کے پاس پہنچ چکے ہیں۔

شاہ ہمد

کی تعلیمات کے احیا کے لئے جو کام انہوں نے شروع کیا تھا اسے جاری وساری رکھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے ۔ آمین

سفید اور سبز لباس

ہومیو ڈاکٹر ایم اے شاہد

سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بارے میں جدید سائنسی تحقیقات اور میڈیکل سائنس کے علماء کے تجربات اور دین فطرت کے اندر پوشیدہ حیرت انگیز حکمتوں کے سائنسی تجزیے سے حاصل ہونے والے نتائج دین اسلام کی ابدی سچائی کا ناقابل تردید ثبوت فراہم کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پسندیدہ لباس سفید اور سبز لباس تھا۔ ان رنگوں کے حیرت انگیز اثرات کے بارے میں جدید سائنسی معلومات موجودہ قسط میں نذر قارئین کئے جاتے ہیں۔

علامہ شبلی نعمانی اپنی شہرہ آفاق تصنیف اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لباس کے بارے میں رقمطراز ہیں کہ سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید سوتی لباس پسند فرماتے تھے۔ عید کے مواقع پر آپ انتہائی نفیس عمدہ اور صاف ستھرا سفید لباس زیب تن فرماتے تھے اور چہرے سے مسرت کا اظہار ہوتا تھا۔ یہ لباس آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر پر انتہائی پروقار لگتا تھا۔ چند مواقع پر رنگدار لباس بھی زیب تن فرمایا۔ رنگدار لباسوں میں آپ نے سبز قمیص (کرتا) ہی پہنا۔ سبز رنگ آپ کے پسندیدہ رنگوں میں سے تھا۔ سرخ رنگ سے آپ ناگواری کا اظہار فرماتے تھے۔

جرمنی کے مشہور مفکر، معالج اور سائنس دان پروفیسر لوہی کوفی (LOHY KOFFE) اپنی شہرہ آفاق تصنیف اصول کروموپیتھی میں رنگ اور روشنی کے بارے میں یوں رقمطراز ہیں۔ رنگ اور روشنی کے ماہرین نے سفید لباس کو کینسر سے بچاؤ کا بہترین تریاق قرار دیا ہے۔ بدقسمتی سے دنیا کی ترقی کے ساتھ ساتھ لوگوں نے فطری اصولوں سے منہ موڑ لیا ہے نتیجتاً انسان مہلک امراض کا شکار ہو رہے ہیں۔ ان مہلک نتائج میں سے ایک کینسر ہے۔ علمائے طب و سائنس کا خیال ہے کہ سالہا سال کی تحقیقات و تجربات اور مسلمانوں کے پیشوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمودات کا تقابلی جائزہ لینے کے بعد اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ اس ہستی کی پسند بھی انسانیت کی بھلائی کے لئے تھی اور ناپسندیدہ چیزیں بھی انسانیت کے لئے باعث ہلاکت ہیں۔ علماء طب و سائنس آخر کار اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سفید لباس کو پسند فرمانے میں درج ذیل راز پوشیدہ تھے۔

۱۔ سفید لباس جسم انسانی میں جلدی گلینڈ (SEBACIOUS GLAND) کو متورم ہونے سے بچاتا ہے۔

۲۔ سفید لباس انسانی جسم کے بیرونی سطح پر مسام کو کھلا رکھنے میں مددگار ہوتا ہے۔

۳۔ فنگل انفیکشنز (FUNGAL INFECTIONS) سے بچاتا ہے۔

۴۔ جلدی الرجی (SKIN ALLERGY) سے بچاتا ہے۔

۵۔ ہائی بلڈ پریشر (HYPERTENSION) کے مریض اگر مسلسل سفید لباس پہنیں تو اس مرض پر قابو پایا جا سکتا ہے اور حفظ ماتقدم کا سامان بھی ہو جاتا ہے۔

۶۔ سفید لباس دل و دماغ کا محافظ ہے۔

رہبر زندگی کے مصنف نے لکھا ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید سوتی لباس پسند فرماتے تھے۔ جوں جوں زمانہ گزرتا گیا انسان فطرت کے تقاضوں سے دور ہوتا گیا اور دنیا ہلاکت کی طرف رواں دواں رہی۔ مصنوعی اشیاء کھانے پہننے اور سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ترک کرنے سے آج کا انسان ہر سطح زندگی پر پریشان ہے۔

مشہور مفکر اور مصنف خلیل جبران لکھتے ہیں کہ سفید لباس گرمی کو جذب ہونے نہیں دیتا جس سے جسم گرمی کی تپش کے نقصان سے بچا رہتا ہے۔ جس کے جسم پر سوتی سفید لباس ہوگا وہ جسم جلدی امراض سے محفوظ رہے گا۔ سفید سوتی لباس جسم انسانی کے اندر درجہ حرارت کو متوازن رکھتا ہے جس سے انسان جسمانی اور نفسیاتی امراض سے محفوظ رہتا ہے۔ سفید لباس ذہنی سکون کا باعث بنتا ہے جس سے دوران خون مکمل نارمل حالت میں آجاتا ہے۔ خلیل جبران نے سفید لباس کو گلاب کے پھول سے تشبیہ دی ہے۔ لکھتے ہیں کہ پھول کے کھلنے کے لئے پتیوں کی جتنی ضرورت اور اہمیت ہے اسی طرح جسم کے لئے سفید

بقیہ صفحہ ۱۲ پر

فقہی مسائل

آپ کے مسائل اور ان کا حل

ابو العرفان علامہ محمد بشیر

36

اس عنوان کے تحت ادارے کے نام بھیجے گئے سوالات کے جوابات شائع کئے جاتے ہیں۔ قارئین کو اس بارے میں ایک ضروری بات گوش گزار کرائی جاتی ہے کہ سوالات کے جوابات کی صحت و سقم وغیرہ کے بارے میں میں خود ذمہ دار اور جواب دہ ہوں۔ اگر کسی کو کسی سوال کے جواب کی مزید وضاحت مطلوب ہو تو وہ براہ راست مجھ سے رابطہ کریں اور اپنا ذہنی اشکال وغیرہ تحریراً ارسال کریں۔ اس کے بارے میں دیگر رسائل (نوائے صوفیہ نہیں) کو منفی تبصرہ کے لئے لکھنا علمی دنیا کے علمی اصول کے مطابق نہیں ہے۔

اس شمارے کے لئے جن سوالات کا انتخاب کیا گیا ہے ان کی تفصیل کچھ یوں ہے۔

سوالات

سوال نمبر ۱۔ بیرون ملک ایک دن کا روزہ رکھ کر پاکستان آنے والے کو پاکستان آکر پورے ماہ صیام کا روزہ رکھنے کی صورت میں ایک ماہ سے زیادہ دنوں کے روزے پڑتے ہیں۔ اس کا کیا حکم ہے؟

سوال کنندہ۔ شیرین پروین اسلام آباد

سوال نمبر ۲۔ شیخ معروف کرخی کس امام کے زمانے میں صوفیانہ زندگی بسر کرتے تھے؟

سوال نمبر ۳۔ کون کون سی نمازیں سفر میں قابل قصر ہیں؟

سوال نمبر ۴۔ کیا نماز قصر والا پوری نماز والوں کی امامت کر سکتا ہے؟

سوال نمبر ۵۔ قبلہ معلوم نہ ہونے کی وجہ سے کسی نے اپنے اجتہاد سے ایک جانب رخ کر کے نماز پڑھ لی بعد میں پتہ چلا کہ اصل قبلہ کسی اور سمت میں تھا تو کیا ہوگا؟

سوال نمبر ۶۔ کیا فرض ظہر کے بعد چار رکعت سنت اور کچھ وقفہ کر کے عصر کی نماز پڑھی جا سکتی ہے؟

سوال کنندہ۔ سید سجاد ولد سید محمد
طالب دراس کرگل انڈیا

جوابات

جواب نمبر ۱۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم

بیرون ملک ایک دن یا دو دن روزہ رکھ کر پاکستان آنے پر پاکستان میں رمضان کا حکم بجالانا پڑے گا۔ اوقات میں نمایاں تفاوت کی بنا پر اگر اسے کل اکتیس دنوں کے روزے رکھنے پڑے تو ایسا ممکن ہے۔ اس کے لئے ضابطہ کلیہ قرآن کی یہ آیت ہے۔ فمن شهد منكم الشهر فليصمه یعنی جو کوئی ماہ صیام میں حاضر موجود ہو اس کو اس ماہ کا روزہ رکھنا چاہیے۔ بیرون ملک مثلاً سعودی عرب میں رمضان کے آغاز میں روزہ رکھنے کے بعد پاکستان آنے والے کو پاکستانیوں کے ساتھ روزے کا حکم بجالانا شرعاً لازم ہوگا۔ جس جگہ آدمی رمضان کا مہینہ پالے۔ اس کو روزہ رکھنا ہوگا۔ کیونکہ حالت کے بدلنے سے حکم بھی شرعاً بدلتا ہے۔ پاکستان روانگی کے دن اس کا روزہ چھوٹ گیا ہو تو اس روزے کی قضا بجالانے گا وجوباً۔ اگر کوئی شخص سعودی عرب میں عید الفطر منا کر اسی دن پاکستان آجائے اور پاکستان میں رمضان کی انتیسویں تاریخ پڑتی ہو تو اسے یہاں کے وقت کے مطابق روزہ رکھنا پڑے گا۔ کیونکہ قرآنی آیت کی رو سے اس نے اگرچہ ایک جگہ رمضان کے مہینے کا روزہ رکھا مگر حالت کے بدلنے سے دوسری جگہ رمضان کا مہینہ پایا لہٰذا اس کو پھر روزہ رکھنا پڑے گا بشرطیکہ وہ فی الفور واپس جانے والا نہ ہو۔ اسی طرح سے ایک شخص انتیسویں رمضان کو پاکستان سے سعودیہ چلا جائے اور

AWN, WEDNESDAY, JANUARY 14, 1998

Pakistan protests at desecration of shrine

ISLAMABAD, Jan 13: Pakistan on Tuesday summoned Indian Deputy High Commissioner to the Foreign Office here and lodged strong protest over arsoning of Muslim's religious places by the Indian forces in the disputed Jammu and Kashmir state last week.

The Indian forces had reportedly set on fire shrine of Shah-e-Hamdan and desecrated a mosque at Safapur as well as the shrine of Baba Daud Khaki at Batmalu last week in the disputed Jammu and Kashmir state.

A foreign office spokesman in a statement said India was reminded of its obligations as an occupying power in the disputed state which were to respect the religious rights and Islamic heritage of the people of Kashmir. The Indian Deputy High Commissioner was told that Pakistan strongly deplored these outrageous acts of sacrilege committed by Indian troops which were an affront to Muslims throughout the world.

In Jeddah the Organisation of Islamic Conference had strongly deplored the incidents of arson, desecration and destruction of Islamic religious sites in occupied Kashmir by Indian forces.

At its 21st session in Jeddah on Jan 11, the Islamic Commission for Economic, Cultural and Social Affairs had strongly condemned the destruction of the Islamic Complex at Charar-e-Sharif; burning of the shrine of Shah-e-Hamdan and desecration of a mosque at Safapur in Baramula district. It called for an evaluation of the damage and provision of emergency assistance for the reconstruction of the mosque and Islamic Complex and also other religious sites in occupied Kashmir.—NNI

خانقاہ شاہ ہمدان کی شہادت انجمن صوفیہ نوربخشیہ کا شدید احتجاج

مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ کو شہید کرنے کے خلاف انجمن صوفیہ نوربخشیہ راولپنڈی، مظفر آباد، اسلام آباد، نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کا نئی دہلی سفارت خانہ کے باہر شدید احتجاج

[illegible]

انجمن محمدیہ نے سانحہ خانقاہ شاہ ہمدان کے خلاف بھارتی ہائی کمیشن کو یادداشت پیش کی

[illegible]

بھارتی فوج نے درگاہ حضرت امیر کبیر ہمدانی نذر آتش کر دی

آگ اتنی شدید تھی کہ درگاہ ایک گھنٹے میں راکھ کا ڈھیر بن گئی، فائر بریگیڈ کا عملہ دو گھنٹے بعد پہنچا، مشتعل عوام کا پتھراؤ، پولیس کی فائرنگ سے ۱۲ افراد شہید

درگاہ ۷۰۰ برس قبل سلطان سکندر شاہ نے تعمیر کی تھی، سرینگر، راجوری اور پونچھ سمیت پوری وادی میں زبردست احتجاجی مظاہرے، بجلی کے شارٹ سرکٹ سے آگ لگی: بھارتی حکام کا موقف

[illegible]

[illegible]

بقیہ نمبر 1 صفحہ 13 پر درگاہ نذر آتش

[illegible]

دنیائے تصوف کی خبریں

جی-ایچ معروفی

خانقاہ شاہ ہمدان میں آتشزدگی کے خلاف عظیم الشان احتجاجی مظاہرہ

بھارت میں مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کا شرمناک سلسلہ گزشتہ کئی برسوں سے جاری ہے۔ تاریخی بابری مسجد کی شہادت اس سلسلے کی پہلی کڑی تھی۔ اس کے بعد مقبوضہ کشمیر میں درگاہ حضرت بل کو شہید کیا گیا اور اب حال ہی میں مسلمانوں کی مرجع عقیدت تاریخی خانقاہ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ واقع ترال مقبوضہ کشمیر میں آتش زدگی کے مذموم بھارتی فعل نے تمام دنیا کے مسلمانوں میں عموماً اور شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے پیروکاروں میں خصوصاً تشویش اور غم و غصے کی لہر دوڑا دی ہے۔ اہل صوفیہ نوربخشیہ جو حضرت شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ ہی کے دم قدم سے دین اسلام کی دولت سے مالامال ہوئے شاہ ہمدانؒ کی ذات بابرکات اور ان کی یادگاروں کے ساتھ والہانہ عقیدت رکھتے ہیں چنانچہ بھارتی بربریت کے اس جاں گداز واقعے نے تمام اہل نوربخشیہ کو بھارتی حکومت کے خلاف سراپا احتجاج بنا دیا ہے۔ اگرچہ اس سلسلے میں ملک بھر میں احتجاجی جلسوں اور جلوسوں کی اطلاعات موصول ہوئی ہیں اور انجمن صوفیہ نوربخشیہ سکردو کے زیر اہتمام بھی ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس نکالا گیا ہے لیکن سب سے بڑا اور تاریخی جلوس ۹ جنوری ۱۹۹۸ کو اسلام آباد میں انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد، ادارہ نوائے صوفیہ اسلام آباد اور انجمن نوربخشیہ راولپنڈی کے کارکنوں کے زیر اہتمام وفاقی دارالحکومت میں نکالا گیا۔ اس جلوس کے مہتمم اعلیٰ جناب لیاقت علی خان صاحب رکن ادارہ نوائے صوفیہ تھے۔ جب کہ انجمن محمدیہ کے جنرل سکریٹری حاجی محمد امین صاحب، صدر بابو محمد سلیم صاحب جناب جی ایچ معروفی مہتمم اعلیٰ ادارہ نوائے صوفیہ، اخوند محمد انور صاحب نائب خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ، جناب مولانا محمد رضا ضیا صاحب اور جناب غلام مہدی شاہد اور بہت سے دیگر مخلص کارکن بھی انتظامات کو حتمی شکل دینے میں پیش پیش رہے۔ جلوس کی قیادت خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد و مدیر نوائے صوفیہ ابو العرفان علامہ محمد بشیر صاحب کر رہے تھے۔ اس موقع پر اسلام آباد کی ضلعی انتظامیہ نے امن و امان کو یقینی بنانے کے لئے خصوصی انتظامات کر رکھے تھے اور پولیس کی بھاری نفری شرکائے جلوس کی حفاظت اور ٹریفک کے انتظامات کی خاطر متعین کرنے کے علاوہ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ بھی بنفس نفیس جلوس کے ہمراہ تھے۔

جلوس کا آغاز نماز جمعہ کے بعد ڈھائی بجے سہ پہر کو جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ جی سیون فور اسلام آباد سے ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں پرجوش اہل تصوف خانقاہ شاہ ہمدان کی آتش زدگی کی ذمہ دار بھارتی حکومت کے خلاف فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ شرکائے جلوس نے بہت سے بینر اور پلے کارڈ اٹھا رکھے تھے جن پر بھارتی حکومت کے ظلم اور جبر کے خلاف نعرے اور خانقاہوں کے تحفظ کے لئے خصوصی اقدامات کے مطالبے درج تھے۔

اس موقع پر تمام اخباری نمائندے اور پریس فوٹو گرافر جلوس کے کوریج کے لئے آئے ہوئے تھے۔ پاکستان ٹیلی ویژن کا نمائندہ بھی جلوس کی خصوصی کوریج کے لئے موجود تھا۔ اس کے علاوہ پریس انفارمیشن کے فوٹو گرافر اور ماہنامہ نوائے صوفیہ کے فوٹو گرافر بھی جلوس کے یادگار لمحات کو کیمرے کی آنکھ میں محفوظ کر رہے تھے۔ پرجوش نعرے بلند کرتا ہوا ہزاروں نوربخشیوں کا یہ عظیم الشان جلوس خیابان سہروردی سے ہوتا ہوا آب پارے پہنچا تو یہاں ایک زبردست جلسہ عام منعقد ہوا۔ اس موقع پر بانی نوائے صوفیہ ڈاکٹر غازی محمد نعیم صاحب نے حاضرین جلسہ سے پرجوش خطاب کیا۔ ڈاکٹر صاحب نے اپنی ولولہ انگیز تقریر میں کہا کہ حضرت شاہ ہمدان کی ذات نہ صرف پاک و ہند کے لاکھوں نوربخشیوں کے لئے مرجع عقیدت ہیں بلکہ ان کی شخصیت عالمگیر عقیدت کی حامل ہے۔ چنانچہ اہل کشمیر کے لئے وہ بانی مسلمانی

ہیں۔ اہل تاجکستان کے لئے ان کا مزار مقدس سب سے متبرک مقام ہے اور ایران ان کا وطن مالوف ہونے کے باعث اہل ایران بھی ان کے نام لیوا ہیں۔ یوں بھارتی حکومت نے ان کی خانقاہ شہید کر کے تمام اہل اسلام کی دل آزاری کی ہے۔ انہوں نے کہا بھارت کے ان بزدلانہ اقدامات کے ذریعے کشمیری مسلمانوں کے جذبہ آزادی کو کچلا نہیں جا سکتا۔ اہل صوفیہ نوربخشیہ اتحاد بین المسلمین کے داعی پرامن لوگ ہیں لیکن ہم کفر و الحاد کی قوتوں

سے اتحاد نہیں کر سکتے۔ پاکستان کی پچاس سالہ تاریخ میں ہم پہلی بار بھارتی حکومت کے انسانیت سوز مظالم کی وجہ سے احتجاج پر مجبور ہوئے ہیں۔ ڈاکٹر صاحب نے اس یقین کا بھی اظہار کیا کہ خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کرنے کے قبیح فعل کی نحوست بھارتی حکومت کے ایوانوں کے زمین بوس ہونے کی صورت میں ظاہر ہوگی۔ اس موقع پر مولانا محمد محسن اشراقی اور غلام مہدی شاہد سید بشارت علی نے بھی جلسے سے خطاب کیا اور بھارت کے بزدلانہ

اقدام کی پرزور اتحاد میں مذمت کرتے ہوئے عالم اسلام کے بھارت کے خلاف مشترکہ اقدام کی ضرورت پر زور دیا۔ بعد ازاں ڈاکٹر غازی محمد نعیم نے ایک چھ نکاتی قرارداد پیش کی جس کو حاضرین جلسہ نے اتفاق رائے سے منظور کیا۔

جلسے کے اختتام پر انجمن محمدیہ اسلام آباد اور ادارہ نوائے صوفیہ کے عہدیداران اسلام آباد کی پولیس اور انتظامیہ کی معیت میں بھارتی ہائی کمیشن تک گئے اور خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کرنے کے واقعے کے خلاف ایک یادداشت پیش کی۔

اس جلسے کا نمایاں پہلو یہ تھا کہ نہ صرف تمام قومی اخبارات نے اس کی خبر کو اہتمام کے ساتھ شائع کیا بلکہ پاکستان ٹیلیویژن نے بھی اسے خصوصی کوریج دی اور قومی خبرنامے میں نمایاں طور پر پیش کیا جس سے پاکستان سے باہر جیسے مختلف ممالک میں بھی اہل صوفیہ نوربخشیہ کے اس فقید المثال احتجاجی مظاہرے کی تشہیر ہوئی



مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی کے خلاف احتجاجی جلوس ممتاز عالم دین علامہ محمد بشیر کی قیادت میں خیابان سہروردی سے گزر رہا ہے۔





...نازی محمد نعیم، شیخ محسن اشراقی اور غلام مہدی شاہد احتجاجی ریلی سے خطاب کر رہے ہیں۔





انڈین ہائی کمیشن، انجمن محمدیہ کے جنرل سکریٹری فاچو محمد امین کی قیادت میں احتجاجی یادداشت پیش کر رہا ہے۔

خانقاہ شاہ ہمدان کی شہادت

کسی بھی ملک کا آئین یا کسی بھی مذہب کی تعلیمات اس بات کی اجازت ہرگز نہیں دیتیں کہ کسی دوسرے مذہب یا قوم کے مقدس مقامات یا تاریخی ورثے کو مسمار کیا جائے۔ لیکن اس دفعہ قابض بھارتی فوج نے مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کو شہید کر کے ثابت کیا ہے سیکولرازم، انسانی حقوق اور جمہوریت کے متعلق بھارتی حکمرانوں کے تمام دعوے محض فریب اور عالمی رائے عامہ کو گمراہ کرنے کی ایک ناکام کوشش ہیں۔ ابھی چند سال پہلے تاریخی بابری مسجد اور چرار شریف میں آستانہ عالیہ شیخ العالم حضرت نورالدین ولی کو بھی شہید کیا گیا ہے

خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کیے جانے کے خلاف نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان ملت نوربخشیہ کی ترجمانی کرتے ہوئے بھرپور صدائے احتجاج بلند کرتی ہے۔ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی یادگار خانقاہیں نہ صرف ملت نوربخشیہ بلکہ ہزاروں مسلمانان کشمیر و پاکستان کے لئے مقدس اور متبرک ہیں۔ نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن ایمانی رشتے کی بنا پر کشمیری مسلمانوں کے ساتھ ہیں اور ہم ان کی آزادی کے لئے دعا گو ہیں۔

مجاہد حسین کاوش
مرکزی سینئر نائب صدر
نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان

خپلو میں احتجاجی جلسہ

۲۶ دسمبر ۱۹۹۷ کو بروز جمعہ ضلع گانچھے کے ہیڈ کوارٹر خپلو میں خانقاہ شاہ ہمدان ترال کی بے حرمتی کے افسوسناک واقعے پر ہندوستان اور مقبوضہ کشمیر کی کٹھ پتلی حکومت کے خلاف ایک عظیم الشان احتجاجی جلسے کا اہتمام کیا گیا جس میں مفتی محمد عبداللہ صاحب، کونسلر جناب محمد اقبال صاحب، سابق چیئرمین یوسف صاحب اور دیگر علمائے کرام اور معززین شہر نے بھرپور شرکت کی۔ جلوس خپلو کی تمام جامع مساجد سے برآمد ہو کر ہائی اسکول خپلو میں مجتمع ہوا اور احتجاجی نعرے لگاتا ہوا مین بازار سے گزرتا ہوا ڈی سی آفس خپلو پہنچا جہاں مفتی عبداللہ صاحب، کونسلر اقبال صاحب، جناب حیدری صاحب، غلام عباس صاحب، ڈپٹی کمشنر ضلع گانچھے جناب خان بہادر صاحب اور ایس پی صاحب گانچھے نے شرکاء سے خطاب کیا۔ مقررین نے ہندوستان کی اس شرمناک حرکت پر سخت الفاظ میں احتجاج کیا۔ جناب محمد اقبال صاحب نے ایک احتجاجی قرارداد پیش کی جس کو شرکائے جلوس نے متفقہ طور پر منظور کیا۔

رپورٹ شاہد حسین
سرگیب



ترال مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی اور آتش زدگی کے خلاف ڈسٹرکٹ گانچھے میں جلوس کا منظر۔
مفتی محمد عبداللہ صاحب جلوس کے شرکاء سے خطاب کر رہے ہیں۔

خانقاہ شاہ ہمدان میں آتش زدگی پر احتجاج

مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدان کی بھارتی افواج کے ہاتھوں نذر آتش کئے جانے کے واقعے کے خلاف خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں نماز جمعہ کے اجتماع میں شدید غم و غصے کا اظہار کیا گیا۔ اس موقع پر مولانا عارف حسین نے کہا کہ یہ واقعہ تمام عالم اسلام کے لئے لمحہ فکریہ ہے جس کے خلاف بلتستان بھر میں شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کے عقیدتمند سراپا احتجاج بن گئے ہیں۔

اس موقع پر خانقاہ معلیٰ سکردو سے یادگار شہدا تک ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا جس کے شرکا خانقاہوں کے تحفظ کے لئے فلک شگاف نعرے لگا رہے تھے۔ یادگار شہدا پر مشہور سکالر ذاکر حسین ذاکر صاحب اور جناب مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب نے خطاب کیا اور کشمیر کی آزادی اور عالم اسلام کی یکجہتی کے لئے دعا کی۔ نیز ایک قرارداد کے ذریعے اقوام متحدہ سے کشمیر میں استصواب رائے کرانے کا مطالبہ کیا گیا۔

انجمن صوفیہ نوربخشیہ

متحدہ عرب امارات میں نوربخشی جوانوں کا اہم اجلاس

۹ جنوری ۱۹۹۸ء کو جمعہ کے دن متحدہ عرب امارات کے نوربخشی نوجوانوں کا ایک اہم اجلاس ہوا۔ اجلاس میں اہل نوربخشیہ کے علاوہ باقی مسالک کے پیروکاروں نے بھی شرکت کی۔ اجلاس کی صدارت جناب عبدالخالق نے کی۔ شرکائے اجلاس میں مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان امیر کبیر سید علی ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور درندہ صفت بھارتی فوجوں اور کٹھ پتلی وزیر اعلیٰ فاروق عبداللہ کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے عالم اسلام کے مذہبی عقائد کو مجروح کرنے کی ناپاک سازش قرار دیا اور اقوام متحدہ اور بین الاقوامی برادری پر زور دیا کہ وہ بھارت کے اس بزدلانہ اقدام کے خلاف آواز اٹھائیں۔

منجانب
اہل صوفیہ نوربخشیہ
متحدہ عرب امارات

روزنامہ خبریں (8) 21 دسمبر 1997ء

خانقاہ شاہ ہمدان کی آتشزدگی نوبخشی عوام سراپا احتجاج بن گئے

خانقاہ معلیٰ سکردو سے یادگار شہداء تک احتجاجی جلوس نکالا گیا اور بھارتی فوج کی مذمت کی گئی

خانقاہ کی بے حرمتی اور آتشزدگی عالم اسلام کیلئے لمحہ فکریہ اور چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے' علامہ عارف حسین

سکردو (پ ر) مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدان کی بھارتی قابض افواج کے ہاتھوں آتشزدگی، بے حرمتی اور کشمیر میں مسلمانوں کے خلاف... خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ سکردو میں نماز جمعہ کے موقع پر لوگوں نے سخت غم و غصے کا اظہار کیا۔ خطیب جمعہ علامہ عارف حسین نے اس موقع پر منعقدہ جلسہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ شاہ ہمدان کی خانقاہ کی بے حرمتی پر مذمت کرتے ہوئے کہا کہ شاہ ہمدان نے وسط ایشیا سے کشمیر، ترکستان اور بلتستان میں اسلام کی شمع روشن ہوئی۔

لوریں ہاروں برس خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدان لاکھوں عقیدت مندوں کیلئے عقیدت و ایمان کا منبع رہا اور اس عظیم اور مقدس خانقاہ کو جس انداز سے آتش بھارتی افواج نے بے حرمتی اور نذر آتش کیا وہ پورے عالم اسلام کیلئے نہ صرف لمحہ فکریہ ہے بلکہ ایک چیلنج کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بلتستان بھر میں حضرت امیر کبیر سید علی ہمدانی کے عقیدت مند سراپا احتجاج بن گئے ہیں۔ اس موقع پر خانقاہ معلیٰ سکردو سے یادگار شہدا تک ایک عظیم الشان احتجاجی جلوس بھی نکالا گیا جس میں زندگی کے مختلف طبقوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

روزنامہ اوصاف اسلام آباد (2) ہفتہ 10 جنوری 1998ء



انجمن محمدیہ نوربخشیہ خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کیے جانے کے خلاف مظاہرہ کر رہی ہے

انجمن محمدیہ نوربخشیہ کا احتجاجی مظاہرہ

اسلام آباد (خبر نگار خصوصی) خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کیے جانے کے خلاف یہاں انجمن محمدیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام بھارتی جارحیت اور ظلم و تشدد کے خلاف مظاہرہ ہوا۔ مظاہرین نے مختلف بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے جن پر بھارت کے خلاف نعرے درج تھے۔ بعد ازاں... عالم دین محمد محسن نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ ہم بھارتی فوج کے ہاتھوں خانقاہ شاہ ہمدان کو نذر آتش کرنے کی بزدلانہ اقدام کی مذمت کرتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ خانقاہ صرف کشمیر بلکہ تمام مسلم امہ کے لئے مقدس اہمیت رکھتا ہے مظاہرے کے اختتام پر متفقہ قرار داد بھی منظور کر کے سنائی گئی بعد ازاں انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے سیکرٹری جنرل نے انڈین ہائی کمشنر کو حالیہ خانقاہ شاہ ہمدان کے نذر آتش اور مسلمانوں کے مذہبی مقامات کی بے حرمتی کے خلاف اپنی جماعت کی طرف سے یادداشت پیش کی۔

روزنامہ جنگ راولپنڈی (5) ہفتہ 10 جنوری 1998ء

خانقاہ شاہ ہمدان کو شہید کرنے کے خلاف اسلام آباد میں علماء کا احتجاجی مظاہرہ

اسلام آباد (نامہ نگار) انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ کے علمائے کرام نے کہا ہے کہ اہل صوفیہ نوربخشیہ اتحاد بین المسلمین کے داعی اور پاکستان کی سلامتی اور استحکام کے لئے کوشاں ہیں۔ بھارتی درندوں نے جس طرح مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کو شہید کرنے کی مذموم کوشش کی ہے اس پر پوری دنیا کے مسلمانوں کو تشویش ہے... انجمن محمدیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام خانقاہ شاہ ہمدان میں آتشزدگی کے واقعہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا جس میں صوفیہ نوربخشیہ سے تعلق رکھنے والے اسلام آباد راولپنڈی میں مقیم بلتستانیوں نے شرکت کی۔ جلوس کے شرکاء نے مختلف بینرز اور پلے کارڈز اٹھا رکھے تھے... اسلام آباد پولیس کی بھاری نفری بھی موجود تھی۔

روزنامہ پاکستان اسلام آباد (4) ہفتہ 10 جنوری 1998ء



اسلام آباد ○ انجمن صوفیہ نوربخشیہ کے کارکن کشمیر میں شاہ ہمدان کی بے حرمتی پر بھارت کے خلاف احتجاج کر رہے ہیں۔ فوٹو پاکستان

روزنامہ جنگ راولپنڈی (11) بدھ 14 جنوری 1998ء

خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی پر پاکستان کا بھارت سے باضابطہ احتجاج

اسلام آباد (اے پی پی) پاکستان نے بھارت سے مقبوضہ کشمیر میں مسلمانوں کے مذہبی مقامات کی بے حرمتی کے واقعات پر احتجاج کیا ہے۔ اس سلسلہ میں منگل کے روز بھارتی ڈپٹی ہائی کمشنر کو وزارت خارجہ میں طلب کر کے... خانقاہ شاہ ہمدان کی نذر آتش... باقی صفحہ 10 کالم 7

بقیہ — باضابطہ احتجاج

فوج کی جانب سے... خانقاہ کی بے حرمتی پر پاکستان کی تشویش سے آگاہ کیا... کہا کہ پاکستان بھارتی فوج کے ان اقدامات اور غیر اخلاقی حرکات کی... مذمت کرتا ہے... مسلمانوں کیلئے باعث تشویش ہیں۔

روزنامہ نوائے وقت راولپنڈی/اسلام آباد (۶) ۱۰ جنوری ۱۹۹۸ء

اسلام آباد میں خانقاہ شاہ ہمدان کی آتشزدگی کے خلاف مظاہرہ

جلوس کے شرکاء بھارتی ہائی کمیشن گئے اور قرارداد پیش کی

اسلام آباد (نامہ نگار) انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ رجسٹرڈ کے زیر اہتمام بھارتی افواج کی طرف سے مقبوضہ کشمیر میں خانقاہ شاہ ہمدان کی بے حرمتی کے خلاف اسلام آباد میں زبردست احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ جلوس نکالا گیا جو بھارتی ہائی کمیشن گیا اور وہاں ایک یادداشت پیش کی جس میں اس بات پر سخت غم و غصے کا اظہار کیا گیا کہ بھارت کی نام نہاد سیکولر حکومت نے ۲۰ دسمبر کو کشمیر میں شاہ ہمدان کی مقدس خانقاہ کو نذر آتش کر دیا۔ یادداشت میں بھارت کی مسلح افواج کی اس وحشیانہ کارروائی کی پرزور مذمت کرتے ہوئے اسے مسلم امہ کے خلاف سازش قرار دیا گیا۔ قرارداد میں کہا گیا کہ بھارت مسلسل انسانی حقوق کی خلاف ورزیاں کر رہا ہے اور مسلمانوں کے مقدس مقامات کی بے حرمتی کر رہا ہے۔ شاہ ہمدان کی خانقاہ کو نذر آتش کر کے بھارت نے لاکھوں مسلمانوں کے جذبات کو مجروح کیا ہے۔ ان کے لاکھوں پیروکار پاکستان اور دنیا میں رہتے ہیں۔ قرارداد میں کہا گیا کہ اقوام عالم بالخصوص اقوام متحدہ کو بھارت کی ان جارحانہ کارروائیوں کا نوٹس لے کر اس کے خلاف سخت اقدام کرنا چاہئے۔



انجمن محمدیہ بلتستانیہ صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد کے زیر اہتمام خانقاہ معلیٰ شاہ ہمدان کو نذر آتش کرنے کے خلاف جلوس آبپارہ سے گزر رہا ہے

بقیہ۔ آپ کے مسائل اور ان کا حل

سعودیہ میں ماہ شوال کی دو تاریخ پڑتی ہو تو اس کے لیے یہی کافی ہے اس پر مزید روزہ رکھنا لازم نہیں ہوگا کیونکہ وہ حالت کے بدلنے پر جس جگہ پہنچا ہے اس جگہ رمضان کا مہینہ گزر چکا ہے۔ وہو بار روزہ رکھنے کے لئے رمضان کا مہینہ پالینا ضروری ہے۔

جواب نمبر ۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
شیخ معروف کرخیؒ آٹھویں امام برحق حضرت امام علی رضا علیہ السلام کے حلقہ ارادت میں صوفیانہ زندگی گزارتے تھے۔ وہ امام علیہ السلام کی دربانی کے فرائض انجام دیتے تھے۔ امام علی رضا علیہ السلام کی رحلت کے بعد ان کی اولاد کی دربانی مدت دراز تک کرنے کا شرف ان کو حاصل رہا ہے۔ یہ عباسی حکمران مامون رشید کی حکومت کا زمانہ تھا۔

جواب نمبر ۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
حالت سفر میں ظہر، عصر اور عشا کی نمازیں قصر کی صورت میں پڑھی جا سکتی ہیں۔ صبح اور مغرب کی نمازوں کے لئے کوئی قصر نہیں ہے۔

جواب نمبر ۴۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
نماز قصر والا پوری نماز پڑھنے والوں کی امامت کر سکتا ہے تاہم اس کے لئے بہتر اور افضل صورت یہ ہے کہ وہ ماموم حضرات کی طرح پوری نماز پڑھائے اور قصر نہ کرے تاکہ ماموم حضرات کو کسی قسم کی کوئی پریشانی والی صورت پیدا نہ ہونے پائے۔

جواب نمبر ۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم
ایسی صورت میں اگر عصر کا وقت داخل ہو جاتا ہو تو درست ہے ورنہ وقت عصر کا انتظار کرنا ضروری ہے۔ مسافر، مریض اور دیگر شرعی عذر والوں کو وقت مشترک کی سہولت حاصل ہے لہذا ان کو چاہیے کہ وہ سنتوں کو پہلے پڑھ لیں پھر ظہر اور عصر کی نمازوں کو ملا کر ادا کریں۔ مزید تفصیل کے لئے فقہ احوط باب الصلوٰۃ کا مطالعہ کیجئے۔

بقیہ۔ حضرت خدیجہ

جانور ذبح فرماتے تھے۔ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آپ کو خیر النسا، اور خیر الامت کا لقب عطا فرمایا۔

حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ ایک مرتبہ مجھے حضرت سیدہ طاہرہ خدیجہ علیہا السلام پر رشک آیا۔ میں نے اپنے سرتاج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ اکثر اس خاتون کا ذکر کرتے ہیں جو بوڑھی تھیں اور اللہ نے آپ کو اس سے بہتر بیویاں عطا فرمائی ہیں۔ اس پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے ناراض ہوئے اور فرمایا اللہ کی قسم وہ مجھ پر اس وقت ایمان لائیں جب تمام لوگ مجھے جھٹلا رہے تھے۔ وہ میرا سہارا بنیں جب تمام لوگ میرے مخالف ہو گئے تھے اور انہیں مجھ سے اولاد عطا کی گئی۔ آپ نے فرمایا خدیجہ دنیا و آخرت میں میری ساتھی ہیں۔ خدیجہ وہ ہے جن کی مثل دنیا میں کوئی عورت نہیں۔

پرکھو کسی بھی رخ سے نتیجہ نہیں کوئی
ازواج اور بھی ہیں خدیجہ نہیں کوئی

ان پر اسی لئے تو شرف کا نزول ہے
شوہر رسول پاک ہیں بیٹی بتولؑ ہے

بقیہ۔ قارئین کے خطوط

نوائے صوفیہ میں اپنے سوالات کا تسلی بخش جواب پا کر بے حد خوشی حاصل ہوئی۔ اب چند اور سوالات ارسال خدمت ہیں جواب سے نوازیں۔

سپاہی غلام عباس غازی
سپاہی عبدالحمید گلگت

نوائے صوفیہ پڑھنے کا اتفاق ہوا یہ رسالہ تصوف کے پروانوں کے لئے شمع کی مانند ہے اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی دے۔

احمد علی عارف و ذاکر حسین
سرگودھا

نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار بننا چاہتا ہوں۔ سالانہ چندہ قبلہ سید نواز حسین صاحب کے پاس جمع کرائیں گے تاکہ دینی معلومات سے بہرہ ور ہو جائیں۔

نثار ابدالی و حسنین ابدالی

سید حسین الموسوی کی وفات پر تعزیتی جلسہ

جامع مسجد تھگام میں انجمن صوفیہ نوربخشیہ کے صدر الحاج سید حسین شاہ الموسوی کی وفات پر ایک تعزیتی جلسہ ہوا جس میں ہر مکتبہ فکر سے تعلق رکھنے والے سیکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اس موقع پر معروف صوفی بزرگ آغا سید علی گوما کرگل نے سید صاحب مرحوم کی دینی اور ملی خدمات کو زبردست خراج تحسین عقیدت پیش کیا۔ انجمن کے جنرل سکریٹری جناب محمد ابراہیم دوگنگب نے مرحوم کے بڑے فرزند سید قاسم شاہ سے مطالبہ کیا کہ وہ اپنے والد گرامی کے مشن کو آگے بڑھانے کے لئے اپنی تمام صلاحیتیں بروئے کار لائیں۔ انہوں نے کہا کہ آغا صاحب مرحوم کی ترجیحات کا ہم سب کو علم ہے اب ہمارا فرض ہے کہ ان کے ادھورے کاموں کو مکمل کرنے کے لئے ملی یکجہتی کا مظاہرہ کریں۔ مرحوم کے صاحبزادے سید اصغر شاہ نے تمام اہل نوربخشیہ پر زور دیا کہ اسی پاک دین پر قائم رہنے میں ہی سب کے لئے فلاح دارین کا سامان ہے۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ کرگل کے ترجمان غلام حسین صاحب نے اس موقع پر اعلان کیا کہ نوائے صوفیہ کے گزشتہ تمام شماروں کو مجلد بنا کر لائبریری میں محفوظ کیا جائے گا۔ اخوند علی حسن صاحب یوپی والے نے بھی ادارہ نوائے صوفیہ کے لئے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔

غلام حسن ترجمان
انجمن صوفیہ نوربخشیہ کرگل
وماسٹر حشمت اللہ
شمشاہ وراس

اظہار تعزیت

آل پاکستان مرکزی انجمن صوفیہ نوربخشیہ خپلو بلتستان کے جنرل سکریٹری حاجی محمد حسن صاحب نے اپنی طرف سے اور اراکین انجمن کی طرف سے انجمن صوفیہ نوربخشیہ ضلع کرگل کے صدر آغا سید حسین الموسوی صاحب کی وفات پر دلی تعزیت کا اظہار کیا ہے۔

سید حسین الموسوی کی وفات پر اظہار تعزیت

انجمن صوفیہ نوربخشیہ ضلع کرگل کے صدر اور روحانی پیشوا الحاج سید حسین الموسوی کی رحلت پر ماہنامہ نوائے صوفیہ انٹرنیشنل کے مدیر علامہ محمد بشیر صاحب، بانی ڈاکٹر غازی محمد نعیم اور چیف آرگنائزر جی۔ ایچ معروفی نے گہرے رنج و غم کا اظہار کیا ہے۔ انہوں نے اپنے تعزیتی پیغام میں مرحوم کے صاحبزادوں سید قاسم شاہ، سید محمد شاہ، سید اسماعیل شاہ اور برادر بزرگوار سید باقر شاہ کے نام دلی تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ آغا صاحب مرحوم ایک عالم با عمل اور صوفی بزرگ تھے ان کی وفات سے کرگل کی ملت نوربخشیہ ایک مخلص دینی رہنما سے محروم ہو گئی ہے۔ امید ہے کہ ان کے صاحبزادے اپنے والد نامدار کے نقوش قدم پر چلتے ہوئے مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی ترقی اور استحکام کے لئے سعی و کوشش جاری رکھیں گے۔

گلاب پور شگر کے خطیب صاحب کی صحت یابی

گلاب پور شگر کے امام مسجد ماسٹر عبدالرحمن صاحب طویل علالت کے بعد صحت یاب ہو گئے ہیں ماسٹر صاحب DHQ اسپتال سکردو میں زیر علاج رہے۔ ان کے دم سے اس گاؤں میں جمعہ و جماعت قائم ہے اور اہل صوفیہ نوربخشیہ اپنے عقائد پر ڈٹے ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کی صحت یابی اہل صوفیہ نوربخشیہ کے لئے نعمت خداوندی ہے۔

ہادی علی تمنا
این وائی ایف
گلاب پور شگر

تعزیتی اجلاس

این وائی ایف کورو فرول یونٹ کا ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں اس یونٹ کے خازن اخوند سلمان علی کی والدہ کی اچانک وفات پر رنج و غم کا اظہار کیا گیا اور ان کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

غلام مہدی شاہد
سکریٹری نشر و اشاعت

یوم ولادت شاہ مردانؑ و شاہ ہمدانؒ

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورو نے انجمن اسلامیہ نوربخشیہ کورو بلتستان کے تعاون سے ایک عظیم الشان جلسہ خانقاہ کورو کے جنوبی جانب واقع وسیع میدان میں منعقد کیا۔ صدر جلسہ جناب حاجی مفتی عبداللہ صاحب تھے اور خصوصی مہمانوں میں حاجی فقیر محمد ابراہیم صاحب اور محمد اقبال صاحب ممبر ناردرن ایریا کونسل شامل تھے۔ جلسے کا آغاز قاری غلام مہدی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ کاچو مہدی بیگو صاحب نے نو منتخب کابینہ سے حلف لیا اور انہوں مبارک باد دیتے ہوئے کہا تصوف عین اسلام ہے۔ مولانا عبدالرحیم کرخی نے بزرگان دین کی عبادات کے موضوع پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ جناب وزیر علی نے حضرت علی علیہ السلام کی شان میں مدح پیش کی۔ مہمان خصوصی حاجی محمد اقبال صاحب نے کہا کہ اس مادی دور میں سکون قلب کا راز ذکر اللہ اور عبادت خداوندی میں مضمر ہے اور یہ کہ تصوف میں تزکیہ نفس نہایت اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے این وائی ایف کورو کے لئے ایک لاؤڈ سپیکر کے عطیے کا اعلان کیا۔ قاری غلام رسول طالب علم مدرسہ شاہ ہمدان نے اپنے خطاب میں کہا کہ ہمارا جھکاؤ چپ و راست کی جانب نہیں ہے ہمیں صرف نوربخشیہ ہونے پر فخر ہے۔ کاچو اختر علی نے خوف خدا اور افادیت علم پر اظہار خیال کیا۔ محمد حسین اور ہمنواؤں نے صوفیانہ کلام پیش کیا۔ مہمان خصوصی جناب فقیر محمد ابراہیم صاحب نے ولایت پشت پناہ نبوت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ صدر جلسہ جناب مفتی عبداللہ نے اپنے خطبہ صدارت میں نوربخشی صفوں میں اتحاد و اتفاق کی اہمیت پر زور دیا۔ اس اجلاس کے آخر میں جس کے سٹیج سکریٹری سلیم اللہ کوروی تھے محمد بشیر صاحب نے حاضرین اور مہمانان گرامی کا شکریہ ادا کیا۔ مقررین میں سے اخوند محمد حسین، فدا علی، مولوی غلام نبی، مولانا غلام حیدر، مولانا محمد اشتیاق، مولوی غلام محمد حقانی اور اخوند محمد علی شیری کو وقت کی کمی کی وجہ سے اپنے زرین خیالات کے اظہار کا موقع نہیں ملا۔

نو منتخب عہدیداروں کے نام یہ ہیں۔

وزیر علی (صدر)

اعجاز احمد (نائب صدر)

محمد قاسم لقدوم (جنرل سکریٹری)

محمد اقبال (ڈپٹی جنرل سکریٹری)

محمد اسماعیل (خازن)

محمد انور (سکریٹری نشرواشاعت)

غلام محمد (ناظم اجلاس)

حمید اللہ (رابطہ سکریٹری)

موسیٰ علی (آفس سکریٹری)

محمد حسین (ڈپٹی آفس سکریٹری)



نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کورو کے زیر اہتمام یوم شاہ ہمدان کے موقع پر عظیم الشان جلسہ سے ممبر ناردرن ایریا کونسل محمد اقبال صاحب خطاب کر رہے ہیں جبکہ سٹیج پر صدر جلسہ مفتی محمد عبداللہ صاحب اور مہمان خصوصی حاجی فقیر محمد ابراہیم صاحب تشریف فرما ہیں۔

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن کی نئی کابینہ

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۱۹۹۷ کو ہونے والے الیکشن کے نتیجے میں منتخب ہونے والی کابینہ کی حلف برداری ایک سادہ اور پروقار تقریب میں انجام پائی۔ ڈپٹی چیف الیکشن کمشنر سید مہدی شاہ صاحب نے عہدیداروں سے حلف لیا۔ تیسری بار مسلسل صدر منتخب ہونے والے جناب باقر دارا نے اپنے خطاب میں اس امید کا اظہار کیا کہ نئی کابینہ نئے عزم اور حوصلے کے ساتھ ملت کی وحدت کے لئے سرگرم عمل ہو جائے گی۔ موجودہ کابینہ کے اراکین تعلیم یافتہ، باصلاحیت اور مذہبی جذبے سے سرشار ہیں۔ ان کے اسمائے گرامی درج ذیل ہیں۔

محمد باقر دارا	مرکزی صدر	
مجاہد حسین	سینئر نائب صدر	
غلام نبی	نائب صدر	
سید انور حسین	سکریٹری جنرل	
علی موسیٰ	ڈپٹی سکریٹری جنرل	
محمد بشیر	جوائنٹ سکریٹری	
عبدالرحمن	رابطہ سکریٹری	
عبداللہ	ڈپٹی رابطہ سکریٹری	
محمد ابراہیم	فنانس سکریٹری	
غلام مرتضیٰ	نشرواشاعت سکریٹری	
فاچو غلام عباس	ڈپٹی نشرواشاعت سکریٹری	
مراد علی	سوشل سکریٹری	مجاہد حسین
شبیر حسین	ناظم اجلاس	سینئر نائب صدر
غلام حسین	لائبریرین	نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن پاکستان کراچی

نوائے صوفیہ کے لئے پیغام تہنیت

حضرت ابوالعرفان علامہ محمد بشیر صاحب کی زیر نگرانی شائع ہونے والے جریدے نوائے صوفیہ کی تیسری عظیم الشان سالگرہ پر خضدار بلوچستان میں مقیم نوربخشی جوان اراکین ادارت کو مبارک باد پیش کرتے ہیں۔

امسال خضدار میں مقیم نوربخشی نوجوانوں کا قافلہ عیدالفطر کی ادائیگی کے لئے کوئٹہ روانہ ہوگا جہاں وہ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے منتظمین سے ملاقات کریں گے۔ وفد کے قائد نوائے صوفیہ کے فروغ کے لئے مشترکہ کوشش شروع کرنے کے بارے میں بھی خطاب کریں گے۔ انشاء اللہ یہی وفد عیدالاضحیٰ کے موقع پر ہندوستان بھی جائے گا اور لداخ، کارگل اور نوبرا میں مقیم نوائے صوفیہ کے قارئین سے بھی ملاقات کرے گا۔

آخر میں ہماری دعا ہے کہ نوائے صوفیہ روز افزوں ترقی کرے۔

نمائندہ نوجوانان صوفیہ
غلام محمد بسمل برگونی
خضدار بلوچستان

نوربخشیہ یوتھ فیڈریشن دم سم کا اجلاس

این وائی ایف دم سم اور سرکردگان دم سم کا مشترکہ اجلاس مدرسہ اسلامیہ شاہ سید محمد نوربخش میں منعقد ہوا جس کی صدارت صدر این وائی ایف یعقوب علی صاحب نے کی۔ انہوں نے کہا کہ اللہ کے فضل سے اس مدرسے سے بہت سے طلباو طالبات قرآن اور دینی علوم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ کے خطیب مولانا محمد باقر نے اپنے مختصر خطاب میں نیک کاموں میں حصہ لینے اور دین کی آبیاری میں نوجوانوں کی کوششوں کی تعریف کی۔ آخر میں عالم اسلام کی سربلندی کے لئے دعا کی گئی۔

ثنا۔اللہ نواز خان
پریس سکریٹری

چھوربٹ میں یوم ولادت حضرت امام حسین علیہ السلام

سکسہ محلہ تھنگ میں حضرت امام حسین علیہ السلام کے یوم پیدائش کے موقع پر منعقدہ جلسے میں گاؤں کے لوگوں نے کثیر تعداد میں شرکت کی۔ مدح خوانوں نے شہید کربلا کی شان میں گلہائے عقیدت پیش کئے۔ سکسہ تھنگ کی طرح چھوربٹ کے دیگر علاقوں میں بھی یہ مبارک دن عقیدت و احترام کے ساتھ منایا گیا۔

محمد ابراہیم خلیل
پریس سکریٹری این وائی ایف سکسہ

انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس کراچی کے انتخابات

انجمن مذکور کے سال ۹۷-۹۸ کے انتخابات میں متفقہ طور پر درج ذیل امیدواروں کا چناؤ عمل میں لایا گیا۔

غلام عباس	نگران اعلیٰ
علی محمد	صدر
محمد جعفر	نائب صدر
محمد حسن جنیدی	جنرل سکریٹری
محمد حسن معروفی	نائب جنرل سکریٹری
محمد کاظم	جوائنٹ سکریٹری
علی مراد گوہر	خزانچی
حاجی غلام حسین	نائب خزانچی
اشرف حسین	ضامن تعلقات عامہ
محمد علی انجم	سکریٹری نشرواشاعت
غلام علی	پروپیگنڈہ سکریٹری
محمد عبداللہ	ناظم اجلاس
محمد علی	نائب ناظم اجلاس

نو منتخب اراکین نے خانقاہ شاہ ہمدان مقبوضہ کشمیر میں آتش زدگی اور ایک نوربخشی انجمن کے دستور العمل میں ترمیم و اضافہ کی مذمت کی ہے۔

صدر
انجمن صوفیہ نوربخشیہ کریس
کراچی

بلغار میں عید معراج النبیؐ کا عظیم الشان جلسہ

عید معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں این وائی ایف بلغاریونیوا کے زیر اہتمام جامع مسجد بلغاریونیوا میں ایک پروقار جلسہ منعقد ہوا جلسے کی صدارت سید محمد صاحب میر واعظ خانقاہ معلی کھرکوہ نے کی جبکہ مفتی صوفیہ نوربخشیہ جناب مولانا علی محمد ہادی صاحب مہمان خصوصی تھے۔ جلسے میں مدرسہ شاہ ہمدان کے پرنسپل جناب مولانا محمد ابراہیم صاحب، شیخ محمد محسن اشراقی صاحب، مولانا غلام حسین نورانی صاحب اور استاد المتکلمین جناب بوا رستم صاحب خصوصی طور پر مدعو تھے۔ مقررین نے اپنی تقریروں میں اطاعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہمیت پر زور دیا اور کہا کہ عالم اسلام کو درپیش مشکلات کی بڑی وجہ خدا پرستی کی مفاد پرستی اور شخصیت پرستی کی طرف لوگوں کا متوجہ ہونا ہے۔ اسلام سلامتی کا مذہب ہے مگر ناعاقبت اندیش لوگوں نے اسلام کی تعلیمات کو پس پشت ڈال کر گروہی سیاست کو فروغ دینے کی روش اپنا رکھی ہے۔ جناب فیضی نے کہا کہ مذہب نوربخشیہ کے پیروکار افراط و تفریط سے بچ کر صراط مستقیم پر عمل پیرا ہونے والے لوگ ہیں۔ شیخ محمد محسن اشراقی نے اپنی تقریر میں اصول دین اور فروع دین پر تفصیل سے روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ قرآن وسنت کے عین مطابق ہونے کے باوجود مذہب صوفیہ نوربخشیہ کے اعمال پر کچھ لوگوں کا لعن طعن کرنا قابل افسوس بات ہے۔ مولانا غلام حسین نورانی نے اولیائے کرام کی دینی خدمات پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ مہمان خصوصی مفتی علی محمد ہادی شگری نے معراج مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسرار و رموز بیان کئے اور اتحاد بین المسلمین کی اہمیت واضح کی۔ صدر جلسہ سید محمد صاحب نے اپنے دلنشین خطاب میں این وائی ایف کی دینی خدمات کی تعریف کی۔ اس جلسے سے مولانا ر م علی صاحب، مولوی محمد حسین صاحب تھلوی، مولانا ابراہیم صاحب کھرلوی، مولانا غلام محمد تھلوی کے علاوہ موسیٰ علی، کاچو اختر حسین اور نثار حسین طالب علم مدرسہ شاہ ہمدان نے بھی خطاب کیا۔ انہوں نے اہل نوربخشیہ سے مدرسہ شاہ ہمدان کے ساتھ تعاون کی اپیل کی۔

رپورٹ
زیڈ۔اے بلغاری (نمائندہ نوائے صوفیہ)
و نثار حسین سکریٹری نشرواشاعت
این وائی ایف بلغاریونٹ

شکور علی کا اعزاز

علاقہ خپلو باقرپی گون سے تعلق رکھنے والے ذہین طالب علم شکور علی نے آزاد کشمیر یونیورسٹی سے ایم ایس۔سی زوالوجی کا امتحان امتیازی نمبروں کے ساتھ پاس کر لیا ہے۔ اس موقع پر آزاد کشمیر یونیورسٹی کے تمام بلتی طلبا نے انہیں مبارک باد دی ہے۔

یوم ولادت شاہ سید محمد نور بخشؒ

۱۹ دسمبر بمطابق ۱۵ شعبان کو منگل کے روز یوم ولادت غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کے سلسلے میں ایک پروقار محفل میلاد کا انعقاد بمقام مدرسہ مظہر العلوم صوفیہ نوربخشیہ تھلے زیر صدارت حاجی آغا سید علی صاحب میر واعظ مرکزی خانقاہ معلیٰ صوفیہ نوربخشیہ تھلے منعقد ہوئی جس میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے جناب مولانا عبدالسلام صاحب تشریف لائے۔ مولانا محمد ابراہیم سٹیج سکریٹری تھے۔ محمد یوسف طالب علم کی تلاوت کلام پاک کے بعد مقررین نے غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ جلسے سے خطاب کرتے ہوئے جناب محمد انور صاحب نائب خطیب جامع مسجد صوفیہ نوربخشیہ اسلام آباد نے اتحاد بین المسلمین کی اہمیت پر زور دیا۔ صدر جلسہ کی دعائے خیر کے ساتھ اس جلسے کا اختتام ہوا جس میں عوام کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔

اشرف حسین لائبریرین
مدرسہ مظہر العلوم
صوفیہ نوربخشیہ تھلے

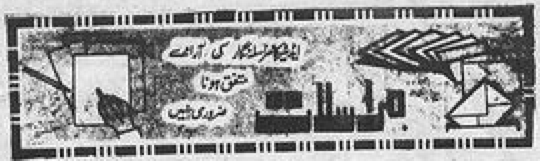
کریس میں عظیم الشان تاریخی اجتماع

۱۹ دسمبر ۱۹۹۷ کو مسجد صوفیہ نوربخشیہ المعروف گونگما مسجد اوزوا میں ایک تاریخی روحانی اجتماع ہوا جس کی صدارت جناب الحاج مفتی محمد عبداللہ صاحب نے کی۔ جبکہ مہمان خصوصی کی نشست پر جناب سید نواز حسین صاحب شگری جلوہ افروز تھے۔ اس تاریخی اجتماع میں بلتستان بھر سے علمائے کرام، دانشور حضرات اور عوام کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ تلاوت کا شرف قاری محمد حسین کو اور نعت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شرف روزی علی شیری کو حاصل ہوا جبکہ مولانا محمد علی عارف اور احسان دانش نے سٹیج سکریٹری کے فرائض انجام دیے اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے مولانا مراد علی نوری نے مقام اولیاء سے سامعین کو روشناس کیا، مولانا محمد اسماعیل شگری نے اسلامی تصوف کی نمایاں خصوصیات کو موضوع تقریر بنایا اور احسان دانش صاحب میں اپنا تازہ کلام پیش کر کے حاضرین سے داد تحسین وصول کی۔ مولانا محمد ابراہیم فیضی صاحب پرنسپل مدرسہ شاہ ہمدان صوفیہ نوربخشیہ سکردو نے مودت اور محبت کے موضوع پر تقریر کی اور کہا کہ اصل مودت آل رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ وابستگی کا نام ہے۔ مفتی علی محمد ہادی شگری نے آیہ تطہیر کی وضاحت پیش کرتے ہوئے دامن اہل بیت سے وابستگی کی ضرورت پر زور دیا اور کہا کہ یہ تمسک تطہیر ذات کے عمل سے گزرے بغیر ممکن نہیں ہے۔ جناب تصدق علی خان اسسٹنٹ ڈائریکٹر پی بی سی سکردو نے غوث المتاخرین سید العارفین شاہ سید محمد نور بخش قہستانی نوراللہ مرقدہ کے حضور اپنا تازہ کلام پیش کیا۔ مولانا محسن علی سرموی نے اپنے پرجوش خطاب میں باطل کی قوتوں کا ڈٹ کر مقابلہ کرنے کی تلقین کی۔ ممتاز سکالر اور شاعر ذاکر حسین ذاکر نے بھی عقیدت کے پھول نچھاور کئے۔ سید نواز حسین صاحب نے مذہب صوفیہ میں مقام اہل بیت کے موضوع پر خطاب فرمایا۔ صدر جلسہ مفتی محمد عبداللہ صاحب نے اپنے مخصوص انداز میں گرمی محفل کا سامان بہم پہنچایا تقریب کے آخر میں مولانا محمد علی عارف نے عوام اور معززین کا شکریہ ادا کیا۔ اس طرح یہ عظیم الشان نورانی محفل اختتام پذیر ہوئی۔

پریس سکریٹری

ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کی خدمات کا اعتراف

چکوال میں نیشنل انسٹیٹیوٹ آف ہسٹاریکل اینڈ کلچرل ریسرچ کے ڈائریکٹر اور شاہ ہمدان اسلامک ایسوسی ایشن کے صدر ڈاکٹر آغا حسین ہمدانی کے بارے میں ایک ادبی ریفرنس ہوا جس میں وزیر امور کشمیر لیفٹننٹ جنرل عبدالمجید ملک نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ مرحوم نے علم و ادب، تاریخ اور ریسرچ کے بارے میں جو خدمات انجام دیں وہ تاریخی اہمیت کی حامل ہیں۔ اس اجتماع میں ڈاکٹر ریاض احمد، ڈاکٹر غضنفر مہدی ڈائریکٹر جنرل نیشنل ہائی وے اتھارٹی اور سید مزمل حسین جعفری سکریٹری اطلاعات شاہ ہمدان ایسوسی ایشن نے بھی مرحوم کی خدمات کا ذکر کیا۔



ہومیوڈاکٹر ایم۔ اے شاہد

خوشی اور مسرت کا مقام ہے کہ آج کل نوائے صوفیہ جیسے انٹرنیشنل جریدے کو پڑھنا نصیب ہو رہا ہے۔ نوائے صوفیہ کی بدولت آج ہماری دیرینہ مشکلات کا حل ممکن ہوا ہے۔ لداخ کے اونچے پہاڑوں پر بھی اس رسالے کا شہرہ ہو رہا ہے۔ اور ہمیں دیندار ہستیوں کا تعارف فراہم ہوا ہے۔ زراہ کرم اس جریدہ کو ہمیشہ بروقت بھیجنے کی کوشش کریں کیونکہ عاشق ہمیشہ محبوب کی آمد کی خبر کا منتظر رہتا ہے۔ ہماری امیدیں آپ لوگوں سے وابستہ ہیں کیونکہ دین کے رشتے دنیوی رشتوں سے زیادہ مستحکم ہوتے ہیں۔ نوائے صوفیہ کی وجہ سے یہاں کے اہل صوفیہ نوربخشیہ ملی یک جہتی اور ہم آہنگی کا مظاہرہ کر رہے ہیں۔ آپ یقین کریں اسلام کے جملہ فرقوں کے ماننے والے اس رسالہ کو پڑھ کر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔ جو لوگ ہم سے الگ ہو گئے ہیں انہیں اس رسالے میں اپنی حسرتوں کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔ کاش اگر یہ رسالہ ان دنوں میں نکلتا تو یہ لوگ بھی ہم سے الگ نہ ہوتے۔ اب وہ صرف نوائے صوفیہ کو شوق سے پڑھنے اور اسے حرزِ جاں سمجھ کر سنبھالنے کے علاوہ کچھ نہیں کر سکتے۔ اتحاد بین المسلمین کے علمبردار اور اخوت اسلامی کے علمبردار اس رسالے کو پڑھ کر دل کی حسرتیں پوری ہوتی ہیں اور ہم سب کا سر فخر سے بلند ہو جاتا ہے۔

عبدالرشید علوی
کرگل دراس

نوائے صوفیہ ایک قابل تعریف رسالہ ہے جو مذہب صوفیہ نوربخشیہ کی نشرواشاعت میں پیش پیش ہے۔ میں نے کرگل کے دوستوں سے یہ ماہنامہ حاصل کیا اور اسے پڑھ کر دل کی دیرینہ تمنا پوری کی۔ اب مجھے مستقل خریدار بننے کی آرزو ہے اور امید رکھتا ہوں کہ آئندہ اپنے نام پر آنے والے شمارے کو پڑھنے کا موقع ملے گا۔ چند مضامین منسلک ہیں شائع کر کے حوصلہ افزائی فرمائیں۔ خدا آپ کی محنت اور لگن سے جاری کردہ اس رسالے کو ہمیشہ تابندہ رکھے۔

سید باقر الموسوی
میر واعظ صوفیہ جامع مسجد کرگل

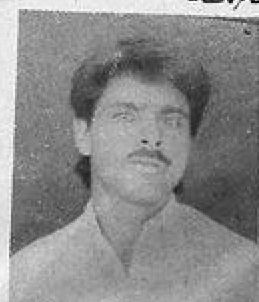
نوائے صوفیہ کی بروقت ترسیل کے لئے ادارہ نوائے صوفیہ کا بے حد مشکور ہوں اب یہ رسالہ طورتک اور نوبراہ تک مقبول ہو گیا ہے۔ رسالے میں چھپنے والے مضامین، خبریں اور خطوط بہت دلچسپ ہیں۔ فقہی مسائل اور ان کا حل " ایک نہایت مفید کارآمد اور مقبول سلسلہ ہے۔ آئندہ شماروں میں اسے مزید وسعت دینے کی کوشش کریں۔ زراہ کرم رسالہ جلدی ارسال کرنے کی کوشش کریں کیونکہ ایک مہینے کا انتظار خاصا طویل اور صبر آزما لگتا ہے۔

محمد علی عشورپا
نوبراہ

نوائے صوفیہ کے لئے ہم دعا گو ہیں خدا اس رسالے کو دن دگنی رات چگنی ترقی عطا فرمائے۔ ہماری سرگرمیوں کو مناسب کوریج دینے کا شکریہ۔ انجمن صوفیہ نوربخشیہ کرگل کے صدر جناب آغا سید حسین موسوی کی وفات کی خبر سے ہم تمام اراکین نہایت غمزدہ ہیں۔ خدا مرحوم کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ ہم امید کرتے ہیں کہ انجمن کے اراکین آغا صاحب کے مشن کو پایہ تکمیل تک پہنچانے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کریں گے۔

سکریٹری نشرواشاعت
تنظیم فدائیان آل رسولؐ
صوفیہ نوربخشیہ کرگل بلتستان

میں ضلع کرگل میں ایک سکول ٹیچر ہوں جب سے معروفی صاحب نے نوائے صوفیہ بھیجنا شروع کیا ہے نہ صرف خود مطالعہ کرتا ہوں بلکہ دوسروں کو بھی دیتا ہوں ۔اللہ کا شکر ہے کہ علامہ محمد بشیر صاحب جیسے عالم دین کی معیاری کتابوں نے صوفیہ نوربخشیہ کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو سنبھلنے کا موقع فراہم کیا ہے ۔پندرہ سال قبل یہاں کے ۷۵ فیصد لوگ اہل صوفیہ نوربخشیہ پر مشتمل تھے مگر بعض علمانے تقلید حیّ کا چکر چلا کر اکثر کو عقیدے کی تبدیلی پر مجبور کیا ۔اب صورت حال یہ ہے کہ ہمارے علاقے دراس میں تقریباً سات ہزار، لیہ اور نوبراہ میں آٹھ ہزار اور یوپی میں تین ہزار کے لگ بھگ صوفیہ نوربخشیہ رہ گئے ہیں ۔تاہم اللہ تعالیٰ کی مہربانی سے مولوی حمزہ علی اور علامہ محمد بشیر صاحب جیسے علمائے دین کی کتابوں کی بدولت اور یہاں کے معروف صوفی بزرگ سید حسین الموسوی کی کوششوں کے نتیجے میں مذکورہ آبادی تبدیلی مسلک سے بچ گئی ہے ۔آپ لوگ نوائے صوفیہ میں شائع ہونے والے مضمون "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کو کتابی شکل میں شائع کریں تو ہمارے مسائل کے حل میں بھی بڑی مدد ملے گی ۔جناب سید حسین الموسوی کی وفات سے ہم سب دلگیر اور پریشان ہیں ۔اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے۔



ماسٹر حشمت اللہ ٹیچر شمشہاہ دراس کرگل

مجھے نوائے صوفیہ نہیں مل رہا ہے حالانکہ سالانہ چندہ جمع کر دیا ہے اور ۱۹۹۸ کا چندہ بھی جمع کر دیا ہے ۔رسالے کی ترسیل جاری کریں۔

حوالدار غلام محمد

گونہ یار خپلو

نوائے صوفیہ کا سالانہ چندہ ارسال کر دیا ہے ترسیل جاری رکھئے۔

غلام حسن کلرک

دومیں

شمارہ نمبر ۳۵ کے مطالعہ سے دل کو تسکین حاصل ہوئی۔ علامہ صاحب کا مجموعہ شریعت محمدیہ، ڈاکٹر غازی صاحب کا تذکرہ تفکر اور مولانا غلام حسن صاحب کا مضمون سب لاثانی تھے۔ "القرآن" اور "جہل مقام صوفیہ" کی اشاعت میں تسلسل کا فقدان ہے ۔باقی اہل قلم کی نگارشات خوب سے خوب تر ہوتی جا رہی ہیں۔

محمد اسماعیل کریسی

سکردو بلتستان

تمام اراکین نوائے صوفیہ اور جملہ اہل صوفیہ نوربخشیہ کو نیا سال مبارک ہو ۔نوائے صوفیہ کے تازہ شمارے میں اذان کے بارے میں حضرت میر مختار اخیار کی کتاب سراج الاسلام کے پرانے قلمی نسخے کی فوٹو کاپی دیکھ کر بہت ہی خوشی ہوئی ۔یہ مذہب حقہ میں فساد پھیلانے والوں کے لئے منہ توڑ جواب ہے ۔رسالے میں آقا سید الموسوی صدر انجمن صوفیہ نوربخشیہ کرگل اور ڈاکٹر سید حسین ہمدانی صدر شاہ ہمدان ایسوسی ایشن کی وفات کی خبر پڑھ کر دلی صدمہ ہوا ۔اللہ تعالیٰ مرحومین کو اپنی جوار رحمت میں جگہ عطا فرمائے۔

اخوند غلام حسین موغونو

شیر علی تھپی

حال لاہور

نوائے صوفیہ کو پہلی بار خط لکھ رہا ہوں ۔نوائے صوفیہ میں ابوالعرفان علامہ محمد بشیر صاحب اور مولانا غلام حسن حسنو صاحب کے مضامین کو اہل ذوق نے ہمیشہ بے حد پسند کیا ہے ۔جن کے قلم نے اہل نوربخشیہ کے معنوی حصار کو انہدام سے بچایا ۔نوائے صوفیہ ہمارے درمیان ملی یک جہتی، باہمی رابطے اور بکھرے ہوئے دلوں کو جوڑنے کا اہم ذریعہ ثابت ہو رہا ہے۔

نثار حسین خپلوی

گورنمنٹ ڈگری کالج مظفرآباد کشمیر

نوائے صوفیہ کا قاری ہوں۔ نوائے صوفیہ فخر تصوف سید نواز حسین صاحب کی وساطت سے ہمیں ملتا ہے۔ جناب نواز حسین صاحب اور جناب علی محمد ہادی صاحب شگیر کے آسمان دین پر چاند اور سورج کی مانند ہیں۔ گزشتہ شمارے میں میرے نام کے ساتھ جنرل سکریٹری یوتھ فیڈریشن الچوڑی لکھا تھا میں گلاب پور یوتھ فیڈریشن کا جنرل سکریٹری ہوں۔



اکبر جاوید ابدالی
گلاب پور شگیر

پہاڑ کی چوٹیوں پر اپنے فرائض انجام دیتے ہوئے ہمیں اپنے محبوب رسالے کا بے چینی سے انتظار رہتا ہے۔ مہربانی فرما کر بروقت ارسال کریں۔

سپاہی محمد اسماعیل
پانڈو کشمیر

نوائے صوفیہ واقعی دوسرے تمام رسائل کی نسبت معیاری اور تعصب سے بالکل پاک ہے نہ اس میں کسی پر کیچڑ اچھالی جاتی ہے اور نہ کسی کی اہانت کا پہلو ہوتا ہے۔ یہ صرف قرآن حدیث اور اولیائے کرام کے حالات، کردار اور اقوال کو عوام تک پہنچانے کا ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے مزید ترقی دے۔

خاور حسین سرمیکی

نوائے صوفیہ جب سے منظر عام پر آیا ہے نوربخشی قوم کو اپنے بچھڑے ہوئے بھائیوں سے رابطہ کا موقع ملا ہے۔ یہ رسالہ شاہ سید اور شاہ ہمدان کی تعلیمات کو اقوام عالم تک پہنچانے کا واحد ذریعہ ہے جو کسی قسم کی تفرقہ بازی کو ہوا نہیں دیتا بلکہ قرآن و حدیث کی روشنی میں مسائل کا حل پیش کرتا ہے۔

جی۔ ایم بسمل
بلوچستان

شاہراہ ترقی پر گامزن رسالہ نوائے صوفیہ کی تیسری سالگرہ پر مبارک باد قبول ہو۔ دوسرے رسائل کو پڑھنے کے بعد نوائے صوفیہ کی قدر و منزلت کا احساس اور بھی دوچند ہو جاتا ہے یہ رسالہ ہر قسم کے تعصبات سے پاک ہے اور صرف مذہب حقہ کی تعلیمات کو عام کرتا ہے۔ لداخ کے نوربخشی بھائیوں کو سلام

غلام حسین سکریٹری
ایل بی آر ڈی خپلو

نوائے صوفیہ کو بین الاقوامی حیثیت حاصل ہونے پر آپ کو مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ آج کل کے افراتفری کے دور میں یہ رسالہ مشعل راہ ثابت ہو رہا ہے۔

غلام نبی شاہد
خپلو گچھے

نوائے صوفیہ یقیناً مضطرب دلوں کو سکون بخشتا ہے کیونکہ اس کی وساطت سے اولیائے کرام کے مفید اقوال سے مستفید ہونے کا موقع ملتا ہے۔ یہ رسالہ ہر قسم کی شرانگیزی سے پاک ہے اور کسی کے جذبات کو مجروح نہیں کرتا۔

غلام رسول ارزو
کورو

نوائے صوفیہ شمارہ نمبر ۳۴ پڑھا۔ مضامین انتہائی معیاری تھے۔

محمد ابراہیم خلیل

نوائے صوفیہ مذہب حقہ میں واحد فرقہ پرستی سے پاک رسالہ ہے اور دینی معلومات کا خزانہ ہے سالانہ چندہ ارسال خدمت ہے رسالہ ارسال کرتے رہیں۔

منور علی ذکی
سکردو

نوائے صوفیہ کا مستقل خریدار ہوں۔ نوائے صوفیہ اس پاک مذہب کا واحد ترجمان ہے جس میں کسی کی دل آزاری کا سامان نہیں ہوتا اور امن اور اخوت کی باتیں ہی ہوتی ہیں۔

غلام حسین دانش
شاہ ہمدان سکردو

The Monthly **NAWA-I-SUFIA** Islamabad
Reg. No.B/1-D-97

